روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

خطبہ نمبر ۱۸

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 144 | جمعرات - 30 محرم - 1416ھ ' 29 احسان 1374 ہش ' 29 جون 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی مرادیابی دعا کرنے والے کو ملتی ہے

جو شخص روح کی سچائی کے ساتھ دعا کرتا ہے وہ ممکن نہیں کہ حقیقی طور پر نامراد رہ سکے بلکہ وہ خوشحالی جو نہ صرف دولت سے مل سکتی ہے اور نہ حکومت اور نہ صحت سے بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہے جس پیرایہ میں چاہے وہ عنایت کر سکتا ہے۔ ہاں وہ کامل دعاؤں سے عنایت کی جاتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو ایک مخلص صادق کو عین مصیبت کے وقت میں دعا کے بعد وہ لذت حاصل ہو جاتی ہے جو ایک شہنشاہ کو تخت شاہی پر حاصل نہیں ہو سکتی۔ سو اس کا نام حقیقی مرادیابی ہے جو آخر دعا کرنے والے کو ملتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جب تک ہم توحید کا ایک منظر اس زمین پر پیش نہیں کرتے اس وقت تک حقیقت میں توحید کا غلبہ دنیا میں ہو نہیں سکتا

ہر جماعت کے امیر کو مجلس عاملہ کا اجلاس بلانا چاہئے۔ اس خطبے کی روشنی میں جو ذمہ داریاں ان پر عائد ہوتی ہیں ان کا جائزہ لینا چاہئے

خطبہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ ۱۷- فروری ۱۹۹۵ء مطابق ۱۷ تبلیغ ۱۳۷۴ ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) کہ اے نبی ہم نے تجھے گواہ اور نگران بنا کر بھیجا ہے اور خوش خبریاں دینے والا بنا کے بھیجا ہے اور ڈرانے والا بنا کے بھیجا ہے (-) اور اللہ کی طرف دعوت دینے والا (-) اسی کے حکم کے ساتھ (-) اور ایسا سورج بنا کے بھیجا ہے جس نے لازماً بالآخر کل عالم میں چمکنا ہے اور کل عالم کی روشنی اس تیری ذات ہی سے وابستہ کردی گئی ہے۔ کیونکہ سورج ہی سے سب دنیا روشنی کا فیض پاتی ہے خواہ وہ مشرق کی دنیا ہو یا مغرب کی۔ پس اس پیش گوئی کا رنگ بھی یہ تھا کہ کل عالم کے لئے جب تجھے بھیجا گیا ہے تو سراج تو ہی ہے خواہ وہ مشرق کی دنیا ہو یا مغرب کی۔ جب تو ان پہ چمکے گا تو وہ نور پائیں گے جب تک وہ تجھ سے غافل رہیں گے ان کے سینے منور نہیں ہو سکتے۔ (-) اور وہ لوگ جو (-) ایمان لے آئے 'ان کو خوش خبری دے دو (-) کہ ان کے لئے اللہ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے۔

علم کے سلسلے میں جو میں نے خطبوں کا آغاز کیا ہے اس میں میں نے گذارش کی تھی کہ آئندہ (اللہ نے چاہا تو) (احمدیہ ٹیلی ویژن) کے بعض پروگرام ہیں ان سے متعلق میں خطبے میں بعض اہم امور بیان کروں گا مگر اس سے پہلے یہ حدیث میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں جو بخاری کتاب العلم "باب فضل من علم و تعلم" سے لی گئی ہے یعنی کتاب علم ہے اور اس میں باب ہے اس شخص کا فضل 'اس کا مرتبہ اور دوسروں پر اس کی فوقیت جو سیکھتا بھی ہے اور سکھاتا بھی ہے۔ یہ وہ مضمون ہے جس سے متعلق میں پہلے چند احادیث بیان کر چکا ہوں اور اسی کی روشنی میں میں (اللہ نے چاہا تو) آئندہ آپ کو آپ کی ذمہ داریاں سمجھاؤں گا (-)

یہ جو حدیث ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ (-) مجھے جو اللہ نے مبعوث فرمایا ہے (-) ہدایت میں سے دے کر اور علم میں سے کچھ عطا فرما کر۔ یہ (-) جو لفظ ہے یہ بعض دفعہ کچھ کے لئے استعمال ہوتا ہے بعض دفعہ بہت بڑا ایک حصہ عطا کیا ہو تو اس کے لئے بھی محاورہ استعمال ہوتا ہے۔ اس میں سے یعنی میں اس کا ترجمہ یوں سمجھتا ہوں کہ (-) کہ بہت بڑی ہدایت اور بہت بڑے علم سے جو کچھ مجھے عطا ہوا ہے (-) اس لئے یہ ترجمہ درست ہے کہ آگے مثال (-) دی جا رہی ہے بظاہر (-) مطلب ہے اس میں سے کچھ۔ مگر اتنا عطا فرمایا ہے کہ جیسے موسلا دھار بارش برسے 'بڑی کثرت کے ساتھ (-) اور وہ زمین کو پہنچے اور زمین کو اپنے فیض سے بھر دے۔ یہ بیان فرمانے کے بعد کہتے ہیں مگر زمینیں تین قسم کی ہیں۔ کچھ ایسی ہیں جو تقی ہیں 'جو صالح ہیں۔ ان میں چیز کو قبول کر کے اس کے فیض کو اپنی ذات میں جاری کر کے اور فیض رساں بننے کا مادہ پایا جاتا ہے۔ پس وہ لوگ جو میری بات کو سنتے ہیں اسے قبول کرتے ہیں جذب کرتے ہیں اور ان سے پھر نئی روئیدگی پھوٹتی ہے اور میرے عطا کردہ علم کا فیض پھر وہ باقی دنیا کو پہنچاتے ہیں ان کی مثال اسی زمین کی سی ہے جو بیان کی گئی ہے کہ وہ صالح ہے 'پاک زمین جس پر جب خوب بارش برسے تو اس کے پانی کو جذب کرتی ہے اور اس کو پھر نئے نئے فائدوں میں تبدیل کرتی چلی جاتی ہے۔

اب زندگی بخش پانی ہی ہے مگر جو اچھی مٹی ' زرخیز مٹی ہے جب اس میں وہ پانی ملتا ہے تو ضروری نہیں کہ بعینہ بس اتنا ہی پانی کا فیض پانی کی صورت میں دے بلکہ پانی کے ساتھ زندگی کے جتنے مصالح وابستہ ہیں وہ سارے مصالح یعنی مصلحتیں اور فوائد' وہ مٹی اپنی ذات میں ملا کر بنی نوع انسان کے لئے جاری کر دیتی ہے۔ پانی میں حیات ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ خالی پانی پی کے انسان زندہ رہ سکتا ہے۔ پانی میں تمام حیات کے آغاز کا مادہ ہے اس کو برقرار رکھنے کا مادہ ہے' زندگی کی صلاحیتوں کو اجاگر کر کے مختلف صورتوں میں باہر نکالنے کا مادہ ہے۔ پس یہ عظیم مثال ہے جو زرخیز مٹی کی طرح پانی کو قبول کرتے ہیں پھر پانی ہی کے فیض کو ہر قسم کی دوسری ضرورتوں میں تبدیل کر کے وہ بنی نوع انسان کے لئے جاری کرتے ہیں۔

اور کچھ ایسی زمین ہے جو قبول نہیں کر سکتی مگر گویا وہ نیچی ہے۔ اس میں تکبر نہیں ہے' انکسار پایا جاتا ہے۔ وہ نچلی زمین ایسی ہوتی ہے جس کی طرف پانی بہتا ہے اور وہ اسے سنبھال لیتی ہے۔ اس میں آپ چونکہ کوئی تبدیلی واقع نہیں ہو سکتی اس لئے وہ اس پانی کی تبدیل شدہ صورت میں جو مزید منفعتوں کے ساتھ دنیا کو دیا جاتا ہے اس صورت میں اس پانی کو دنیا کے سامنے پیش نہیں کر سکتی۔ کوئی روئیدگی نہیں نکلتی 'کوئی سبزہ نہیں پھوٹتا 'کوئی پھل پیدا نہیں ہوتے مگر امانتدار زمین ہے۔ اس میں انکسار پایا جاتا ہے اور نچلی زمینوں کی طرف پانی بہتا ہے تو پھر وہ اسے محفوظ کر لیتی ہیں۔ فرمایا وہ تو خود اس سے اس طرح استفادہ نہیں کر سکتیں، مگر اور آنے والے آتے ہیں جب بارشیں ختم ہو جاتی ہیں تب بھی اس زمین سے لوگ اپنے ڈولوں میں پانی بھرتے ہیں اور اس کا فیض کھیتوں کی صورت میں بھی دوسری جگہ جاری ہو جاتا ہے۔ اور دوسری طرح بھی بنی نوع انسان کے لئے فوائد اس پانی کے ساتھ منسلک ہو جاتے ہیں تو یہ بھی ایک زمین ہے۔ خود محروم ہونے کے باوجود کیونکہ ان کی صلاحیت نہیں ایسے لوگوں کو اور بسا اوقات ہمیں انسانی زندگی میں ایسے لوگ دکھائی دیتے ہیں 'منکسر ہیں' بے علم ہیں'

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت
دو روپیہ

ذہنی صلاحیتیں بھی زیادہ نہیں مگر تقویٰ شعار لوگ ہیں - عاجزی پائی جاتی ہے' جو کچھ کہا جاتا ہے اسے سنبھال لیتے ہیں' وہ خود اگر فائدہ نہ اٹھائیں تو کثرت کے ساتھ بنی نوع انسان کے فائدے کا موجب بنتے ہیں -

مگر فرمایا ایک وہ بدنصیب زمین ہے جو سنگلاخ ہے نہ قبول کر کے خود فائدہ اٹھا سکتی ہے نہ کسی اور کے لئے وہ پانی رکھتی ہے - آج پانی برسا کل خشک ہو گئی اور کوئی نشان بھی پھر تری کا اس میں دکھائی نہیں دیتا - (-)

علم کے مضمون میں یہ حدیث بہت ہی اہمیت رکھتی ہے کیونکہ فضیلت اس شخص کی بیان ہو رہی ہے - حضرت امام بخاریؒ نے باب یہ باندھا ہے "فضل من علم وتعلّم" "اس شخص کا فضل جو خود بھی سیکھتا ہے اور دوسروں کو بھی سکھاتا ہے (-) تو حضرت امام بخاری بہت ہی زیرک تھے اور احادیث کی تشریح بھی ساتھ ساتھ ایک دو لفظوں میں بیان فرما دیتے تھے - بعض لوگ بڑی بڑی تقریریں ان حدیثوں پر کرتے ہیں بعد میں لکھتے بھی ہیں مگر حضرت امام بخاری کے دو کلمے اس حدیث کی روح تک پہنچتے ہیں اور اس کو اجاگر کر کے دنیا کے سامنے پیش کر دیتے ہیں - گویا خود ان کی مثال بھی اسی زرخیز سرزمین کی سی تھی جو پانی کو قبول کرتی ہے پھر اسے جذب کر کے اس کی روح تک پہنچتی ہے - اس کو بنی نوع انسان کے فوائد کے لئے ان کے سامنے ایسی صورت میں پیش کرتی ہے کہ وہ سمجھ سکتے ہیں اور فائدہ اٹھا سکتے ہیں -

یہ جو ٹیلی ویژن کا نظام ہے اس سلسلے میں آپ سے گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ میرے ذہن میں جو نقشہ ہے وہ ایک عالمی اوپن یونیورسٹی کا نقشہ ہے اور وہ تمام علوم جو بنی نوع انسان کے فائدہ کے علوم ہیں (-) یہ وہ کام ہے جس میں (احمدیہ ٹیلی ویژن) نے اہم فریضہ ادا کرنا ہے اور کسی حد تک شروع کر چکی ہے - مگر مشکل یہ ہے کہ جو اس سلسلے میں میں ہدایتیں دیتا ہوں وہ بظاہر یوں لگتا ہے کہ بعض ایسی زمینوں پہ پڑی ہیں جن پہ پانی پڑا اور بہہ گیا اور انہوں نے دوسروں کے لئے محفوظ بھی نہ رکھا اور بعض ایسی زمینیں ہیں جو محفوظ رکھ لیتی ہیں' لوگ فائدہ اٹھا لیتے ہیں مگر وہ خود جیسا کہ کہا گیا ہے انتظامیہ اس طرح مستعدی سے نہ اس پر عمل کرتی ہے نہ عمل کرواتی ہے - اور بعض بڑی زرخیز زمینیں بھی ہیں -

اس ضمن میں جب میں نے یہ مضمون اس تعلق میں سوچا تو میں نے اور غور کیا تو پتہ چلا کہ دراصل یہ مثال جماعت پر صادق نہیں آتی صرف منتظمین پر صادق آتی ہے - کیونکہ میرا وسیع تجربہ یہ ہے کہ جماعت ساری کی ساری زرخیز ہے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی یہ جماعت بے وفاؤں کی جماعت نہیں ہے - ہر نیک کام پر بڑی مستعدی سے لبیک کہنے والی جماعت ہے کبھی بھی انہوں نے نیکی کے بلاوے پر پیٹھ نہیں پھیری بلکہ لبیک کہتے ہوئے مشکل کاموں میں بھی یوں لگتا ہے کہ اپنی طاقت سے بڑھ کر حصہ لینے کے لئے ہمیشہ مستعد ہے - پس اس پہلو سے میرا وسیع تجربہ ہے اس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ جہاں بھی انتظامیہ کی کمزوری کی وجہ سے یوں محسوس ہو کہ زمین زرخیز نہیں رہی اور اس طرح جواب نہیں دے رہی جیسے بارش کا جواب زرخیز زمینیں دیا کرتی ہیں تو قصور ہمیشہ اس ایک آدھ انسان کا یا ایک دو یا چند آدمیوں کا ہوا کرتا ہے جو بیچ میں بیٹھ رہتے ہیں اور اپنی پوری ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی یا صلاحیت نہیں رکھتے یا ان کی غفلت حائل ہو جاتی ہے -

یہ سوچتے ہوئے مجھے یاد آگیا کہ میرا بھی زمیندارے کا تجربہ ہے اب جو نئی مشینیں بنی ہیں ان میں بیجوں کی مشینیں بھی ہیں - لیکن ہمارے ہاں کے حالات مختلف ہیں ان کی مٹی اور طرح کی ہے بعض مٹی کیچڑ جلدی بن جاتی ہے اور بظاہر سوہاگے کے بعد ٹھیک دکھائی دیتی ہے مگر نالیوں میں پھنسنے لگ جاتی ہے - یہاں میں نے دیکھا ہے یورپ میں بھی' امریکہ میں بھی وہ مشینیں جو بیج کی مشینیں ہیں وہ بالکل صاف بیج پھینکتی جاتی ہیں اور اگر کہیں نالیوں میں کچھ پھنستا ہو گا تو وہ لوگ اچھے تربیت یافتہ ہیں وہ دیکھتے رہتے ہیں کہیں کوئی نالی خالی تو نہیں پھر وہ اتر کر اس کو جھاڑ کر ٹھیک کر لیتے ہیں - تو بعض دفعہ جو بیج ڈالنے والی مشینیں ہیں ان کی نالیاں بند ہوتی ہیں اب زمین کو کوسا جائے تو یہ تو جائز بات نہیں ہو گی - بعض دفعہ جلدی پتہ لگ جاتا ہے بعض دفعہ کچھ عرصے کے بعد جب کہ بیجنے کا موسم ہی گزر جاتا ہے پھر پتہ چلتا ہے پھر زمیندار کچھ بھی نہیں کر سکتا - تو ایسی جماعتیں بھی ہیں جہاں بعض منتظمین رستے میں بیٹھے ہوئے ہیں اور جماعتیں مستعد ہیں لیکن کام نہیں ہو رہا جس کا مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں پر انحصار کیا گیا تھا انہوں نے اس انحصار کے تقاضے پورے نہیں کئے -

اب تک جو یاددہانیاں کروائی گئیں جماعتوں میں ان میں سب سے زیادہ میرے لئے کوفت کا موجب جرمنی کی جماعت بنی کیونکہ بڑی مستعد ہے' بڑی قربانی کرنے والی ہے اور (احمدیہ ٹیلی ویژن) کا سب سے بڑا بوجھ جرمنی کی جماعت نے اٹھایا ہوا ہے تو (احمدیہ ٹیلی ویژن) سے استفادے میں وہ محروم رہ جائے تو گویا ان کی مثال اس بیج والی زمین کی سی بن جائے گی جو پانی اکٹھا تو کرتی ہے اور لوگ فائدہ اٹھا لیتے ہیں مگر خود فائدہ نہیں اٹھا سکتی - مگر میں نہیں سمجھتا کہ جرمنی کی جماعت اس مثال پہ اپنے لئے راضی رہے اگرچہ حادثاً یا اتفاقاً یہ مثال ان پر صادق آ رہی ہے - میں سمجھتا ہوں کہ امیر صاحب چونکہ جرمن بولنے والے امیر ہیں' بے حد مخلص' فدائی' منکسر المزاج' بے حد محنتی مگر بعض دفعہ وہ لوگ جو اردو دان ہیں یا پنجابی بولنے والے ہیں ان کی وہ ٹیمیں بناتے ہیں' اس اعتماد پر کہ اچھا کام کرنے والے ہیں اور وہ پھر آگے اس کام پر بیٹھ رہتے ہیں پھر ان کی مدد کرنی پڑتی ہے ان کو سمجھانا پڑتا ہے کہ اس ٹیم کو بدلیں کوئی اور ٹیم لے آئیں - بعض دفعہ ان کی مجلس عاملہ میں بیٹھ کر خود تبدیلیاں کروائی گئیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہی جماعت جو پہلے غیر مستعد نظر آتی تھی اچانک اس میں جان پڑ گئی (-) جس طرح صبح جاگ اٹھتی ہے اسی طرح وہ صبح کی طرح روشن جماعتیں تھیں مگر صبح کے وقت سوئی ہوئی تھیں تو اللہ تعالیٰ نے ان پر بڑا فضل فرمایا - یہ جو کام ہے اس میں بھی معلوم ہوتا ہے کوئی ایسی ہی ٹیم امیر صاحب اور جماعت کے درمیان پڑی ہوئی ہے جو کاموں پر بیٹھ گئی ہے اور جرمنی کی جماعت کو یہ دن دیکھنا پڑا کہ بار بار موقع دینے کے باوجود میں ٹالتا رہا اس مضمون کو ذرا ٹھہر کے بیان کروں تاکہ مجھے جرمنی سے خوش کن رپورٹ آجائے لیکن افسوس کہ یہ میری خواہش پوری نہ ہو سکی اس لئے امیر صاحب کو اب تبدیلی کی طرف توجہ کرنی چاہئے - بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتیں جن کے متعلق میں اخلاقی خطبات میں نصیحت کر چکا ہوں' بہت بڑے بڑے فوائد کے رستوں میں حائل ہو جاتی ہیں - بعض لوگ چھوٹا دل رکھتے ہیں - ایک آدمی اچھا کام کر رہا ہے امیر کے زیادہ قریب آگیا ہے تو اسی سے حسد شروع ہو جاتا ہے' ایسی باتیں شروع ہو جاتی ہیں جس سے امیر کا دل بھی کھٹا ہوتا ہے کہ یہ تو اسی کی باتیں سنتا ہے گویا کہ اس کو امیر بنا رکھا ہے - ایک ایسا شخص وہاں موجود ہے مبشر باجوہ کے نام سے مشہور بھی ہے اور بدنام بھی - مشہور تو ان لوگوں کی نظر میں جو جانتے ہیں کہ نیک انسان' خدمت گذار - آج تک میں نے جتنے کام سپرد کئے ہیں سب سے زیادہ مستعدی سے جرمنی میں مبشر باجوہ نے وہ کام کئے ہیں - کبھی کوئی شکوہ نہیں - کبھی بعض دفعہ یاددہانیوں کی بھی کوئی ضرورت نہیں پڑتی - یاد آیا تو پوچھا تو پتہ چلا کہ کام ہو چکا تھا لیکن رپورٹ میں ذرا کمزور ہیں مگر بہت عمدہ کام کیا ہے - ایک زمانہ تھا جبکہ امیر صاحب ان پر بہت بنا کرتے تھے اس لئے کہ آپ جانتے تھے کہ نیک' مستعد اور صحیح مشورے دینے والا اور متفرق کام جو بھی سپرد کریں وہ مستعدی سے کرتا ہے لیکن چونکہ ان کی بیوی کا عزیز بھی ہے اس لئے بعض چھوٹے دل والوں نے چھوٹی باتیں شروع کر دیں کہ لو جی یہ تو گھر کا راج بن گیا ہے - وہ کہتے ہیں "سالا آدھے گھر والا" یا سالی آدھے گھر والی" تو انہوں نے امارت ہی بانٹ کے آدھی مبشر کے سپرد کر دی حالانکہ ہرگز ایسی کوئی بات نہیں تھی - میں نے امیر صاحب سے کہا یہ چھوٹے دل والے اگر اعتراض کرتے ہیں تو چلیں کچھ دیر کے لئے کبھی کبھی مشورہ لے لیا کریں ورنہ اس بیچارے کو الگ چھوڑ دیں اور وہ امور جن میں یہ خاص طور پر ممد تھے ان میں کمزوری آ گئی - اب میں یہ نہیں کہتا کہ اس کام پر مبشر کو مامور فرمائیں - یہ امیر کا کام ہے وہ خود دیکھے مگر جو بھی اس کام میں روک بن کے بیٹھے ہوئے ہیں وہ مجھے منظور نہیں ہیں اب نئے آدمی مقرر کریں اور میں آپ کو مثالیں دوں گا کہ کس طرح چھوٹی چھوٹی جماعتیں جن میں زیادہ وسائل بھی نہیں ہیں چونکہ ان کے کام کرنے والے مخلص اور فدائی تھے' عاجز تھے اور جو ہدایت دی گئی اس کو قبول کیا اس سے ان کے کم ہونے کے باوجود بہت ہی نیک نتائج ظاہر ہوئے - اتنے کہ میری توقع سے بھی بڑھ کر -

ایک اس کی میں جو آپ کے سامنے مثال رکھتا ہوں ان کے لئے دعا کی بھی تحریک کرنا چاہتا ہوں بڑے کام وہاں ہونے والے ہیں بڑے اہم کام ہیں جو آئندہ جماعت کی ترقی پر اثر انداز ہوں گے - وہ مصروف ہیں لیکن کچھ روکیں ان کی راہ میں حائل ہیں - وہ ناروے کی جماعت ہے - ناروے کے امیر صاحب زیادہ دینی لحاظ سے خاص تعلیم یافتہ آدمی نہیں ہیں لیکن انکسار اور اطاعت کا بڑا مادہ ہے - جو سنتے ہیں من و عن اسی طرح کرنے کی کوشش کرتے ہیں - سالہا سال سے' دس گیارہ سال سے تو یہاں آ کے بھی دیکھ رہا ہوں کہ نارویجین زبان میں (کلام الہی) کا ترجمہ نہیں ہو رہا تھا - مشکل یہ تھی کہ وہ جو ایک مخلص نارویجین جن کے اخلاص میں کوئی شک نہیں وہ دوسرے کاموں میں اتنے مصروف اپنی روزمرہ ذمہ داریوں کے علاوہ جماعتی خدمتوں میں بھی کہ ان کے اکیلے کی بس کی بات نہیں تھی - دوسرے وہ محتاط بہت ہیں - جب تک پوری طرح مضمون نہ سمجھ آجائے وہ آگے ترجمہ نہیں کر سکتے - یہ یقین پوری طرح نہیں کہ میں (کلام الہی) کے ترجمے کا حق بھی پوری طرح ادا کر رہا ہوں کہ نہیں - تو بہت لمبا عرصہ گذر گیا ترجمہ ہو نہیں رہا تھا - میں نے امیر صاحب سے کہا کہ میں جب دورے پر جاتا رہا ہوں تو میں نے محسوس کیا ہے کہ نئی ایسی نسل احمدی نوجوانوں کی لڑکوں اور لڑکیوں کی اوپر آ رہی ہے جو بہت ہی اچھے زبان دان ہیں اور اردو بھی اچھی بھلی آتی ہے - لیکن نارویجین میں تو یہ حال ہے کہ بہت سے ایسے ہمارے بچے ہیں جو نارویجین سے ہمیشہ نارویجین زبان میں زیادہ نمبر لے جاتے ہیں اور ان کے اساتذہ بھی حیران ہوتے ہیں ہیڈ ماسٹرز لکھتے ہیں ان کے والدین کو کہ عجیب قسم کا لڑکا ہے باہر سے آیا ہے اور ہمارے سارے نارویجینز کو نارویجین زبان میں Beat کر گیا ہے یا ایسی بچیاں بھی بہت ہیں - تو میں نے کہا اللہ نے آپ کو صلاحیت عطا فرمائی ہوئی ہے اس سے فائدہ اٹھائیں - طریقہ ان کو میں نے یہ سمجھایا کہ اچھی بچیاں' ایک ٹیم ان کی بنائیں' اچھے بچوں کی ایک ٹیم بنائیں ان کے ساتھ جو وہاں سے ایسے لوگ آئے ہوئے ہیں جو دینی علم رکھتے ہیں کچھ نہ کچھ اور اردو زبان پر ان کو خوب محاورہ ہے ان کی ٹیم میں ان کو داخل کریں نگران کے طور - وہ ترجمہ اپنی نگرانی میں کروائیں اور پھر ان کو سننے کے

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعد چھان بین کرلیں کہ واقعۃ "وہ مفہوم ہمارے اردو تراجم سے منتقل ہوا ہے کہ نہیں۔ پھر مربی صاحب یا دوسرے صاحب علم جو لوگ ہیں ان کو ان پر نگران بنائیں وہ پھر ان کو دیکھیں۔ پھر ان کی آپس میں اکٹھی Meeting ہوں وہاں ترجمے پڑھے جائیں اور ایک دوسرے کو مشورے دیں۔ میں نے کہا بہت محنت کا کام ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ ہو سکتا ہے اور ایک سال کا عرصہ ان کو میں نے دیا تھا وہ چھ مہینے میں ہی مکمل کر دیا ہے۔ اور ایسا اعلیٰ پائے کا ترجمہ کیا ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ میں نے احتیاطاً یہاں کی چھاپہ کمپنیاں ہیں جو تراجم کے اوپر حرف آخر سمجھی جاتی ہیں ان کو وہ ترجمہ بھیجا انھوں نے کہا کہ کوئی ہمیں اس میں نقص نظر نہیں آتا۔ (کلام الٰہی) کے عین مطابق جیسا کہ نارویجین میں ہونا چاہئے تھا ویسا ہی ترجمہ ہے لیکن ابھی وہ اور بھی پالش کر رہے ہیں۔ بعض ایسے مشکل مقامات ہیں جہاں میں چاہتا ہوں کہ دوبارہ تسلی کر لی جائے تو ناروے کی جماعت چونکہ اس بہت ہی اہم فریضے میں مصروف تھی اور انہوں نے حیرت انگیز اعجاز دکھایا ہے اور اطاعت اور اس کے نتیجے میں خدمت کا پھل حاصل کرنے کا اس لئے ان کو میں نے ان چیزوں میں یاددہانی نہیں کرائی جن کے متعلق میں جماعت کو بار بار کہہ رہا ہوں کہ خدا کے لئے جلدی ذمہ داری سے بعض کام سرانجام دیں۔

ان پروگراموں میں چار ایسے پروگرام ہیں بلکہ پانچ جن کے متعلق بارہا جماعت کو سمجھایا ہے کہ آپ ٹیمیں بنائیں اور جب تک آپ یہ کام نہیں کریں گے (ہمارا احمدیہ ٹیلی ویژن) حقیقت میں پورا فائدہ نہیں پہنچا سکے گا۔ اب تک زیادہ تر فیض پانے والے اردو دان ہیں یا کچھ انگریزی دان کبھی کبھی ہو جاتے ہیں لیکن دنیا کی مختلف قومیں، مختلف زبانیں بولنے والے احمدی بکثرت بڑھ رہے ہیں اور وہ سارے کے سارے زبان نہ جاننے کی وجہ سے محروم بیٹھے ہیں۔ اب بنگال ہے۔ بنگلہ دیش کی جماعت بہت اچھی ہے لیکن بعض وہاں مربی ہیں جو معلوم ہوتا ہے بہت ہی ست ہیں۔ اور بعض ایسے ہیں جو مستعد ہیں مگر شاید ان کے سپرد یہ کام نہیں کیا گیا۔ اب میں نام تو نہیں لوں گا یہ تو ناجائز ہے کہ واضح کروں کہ میرے نزدیک کون ست ہے اور کون مستعد ہے۔ لیکن ہے ایسا ہی واقعہ۔ اور اتنے ہیں کہ اگر وہ چاہتے تو سارے پروگرام ساتھ کے ساتھ آسانی سے بنگلہ دیشی زبان میں مل سکتے تھے اور بڑی سخت ضرورت ہے کہ بنگال میں بنگالی زبان میں (احمدیہ ٹیلی ویژن) کے ذریعہ لوگوں تک پہنچا جائے۔ میں نے ایک جائزہ لیا چونکہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ نصیحت کرکے انسان سمجھتا ہے کہ یہ عمل ہو گیا ہو گا لیکن جب جائزہ لیں تو کچھ اور بات نکلتی ہے۔ پاکستان سے جانے والوں میں سے ایک کے سپرد یہ تھا کہ یہ بھی جائزہ لیں کہ کیا حال ہے اور ایک کو میں نے کہا بھی نہیں تھا از خود وہ جب اللہ نے چاہا ہے اتنے ذہین ہیں کہ خود ہی انہوں نے جائزہ لیا۔ دونوں کا جواب ایک ہی ہے کہ باوجود اس کے کہ بڑی محنت سے جماعت نے ڈش انٹینا لگائے، جماعتوں میں مہیا ہو گیا لیکن بہت کم دیکھ رہے ہیں اور بہت کم فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ غیر احمدی از خود دیکھ رہے ہیں لیکن احمدیوں میں بہت کم ہیں۔ جب اس کی تحقیق کی تو پتہ چلا کہ بنگلہ زبان میں ان کا ترجمہ ہی نہیں ہے تو وہ کیا کریں بے چارے۔ ان کو سمجھ ہی نہیں آتی۔ بعض تبرکاً بیٹھ جاتے ہیں سامنے بس۔ کچھ ثواب حاصل کرکے چلے جاتے ہیں لیکن علمی فائدہ، دینی فائدہ ان کو اور کچھ نہیں پہنچتا۔ جو دیکھنے والے ہیں وہ وہ ہیں جن کو یا اردو آتی ہے یعنی غیر احمدی جو ہم نے جائزہ لیا ہے یا انگریزی دان ہیں بعض ان میں سے بہت محظوظ ہو رہے ہیں اور بعض اپنے خط بھی لکھتے ہیں کہ ہم نے یہ دیکھا ہے پروگرام، بہت ہی فائدہ اٹھایا ہے۔ مگر جن کی اصل غرض تھی کہ جماعت کی تربیت ہو جائے اس سے محرومی ہے اور بار بار یاددہانی کے باوجود ابھی تک ان کی طرف سے کوئی بنگلہ پروگرام نہیں آ رہا۔ اب یہ وعدہ ملا ہے کہ ہم نئے پروگرام بنائیں گے۔ نئے تو بنائیں گے جو پہلے بن چکے ہیں ان کا کیا بنا؟ ان میں سب سے اہم ضرورت خطبات کے ترجمے کی ہے کیونکہ خطبات کے ذریعے ایک عالمی جماعت ایک نفس واحدہ کی طرح تیار ہو رہی ہے اور یہ (-) نفس واحدہ دوبارہ بننا بہت ہی ضروری ہے۔ جب تک ہم توحید کا ایک منظر اس زمین پر پیش نہیں کرتے اس وقت تک حقیقت میں توحید کا غلبہ دنیا میں نہیں ہو سکتا۔ اور ساری جماعت کا مزاج ایک ہونا چاہئے، ساری جماعت کی سوچیں ایک طرح ہونی چاہئیں، ان کے اخلاق ایک جیسے ہونے چاہئیں اور دینی بنیادی علم میں سب کو کچھ نہ کچھ حصہ ملنا چاہئے۔ (احمدیہ ٹیلی ویژن) کے ذریعے وہ کام آسان ہو گیا جو بالکل ناممکن دکھائی دیا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ جہاں یہ آواز پہنچ رہی ہے اور لوگ فائدے اٹھا رہے ہیں ایک جگہ سے نہیں ساری دنیا سے کثرت سے بعض ایک کہتے ہیں کہ ہم تو احمدی سمجھا کرتے تھے اپنے آپ کو، مگر احمدی تو اب بنے ہیں جب ہم نے (احمدیہ ٹیلی ویژن) کے پروگرام دیکھنے شروع کئے ہیں اب ہمیں پتہ لگا ہے کہ احمدیت کیا چیز ہے اور (دین حق) کی عظمت کس کو کہتے ہیں۔

تو یہ پروگرام ایسے نہیں ہیں جن کو آپ خفیف نظر سے دیکھیں یہ ایک روحانی انقلاب پیدا کرنے کے لئے آسمان سے فیض اترا ہے اور اسے ہمیں ہر حالت میں کامیاب بنانا ہو گا۔ پس جو پروگرام پیش کئے جا رہے ہیں ان کے ان کی زبانوں میں ترجمے اگر نہیں ہوں گے تو ہم کیسے ان قوموں کو فیض پہنچا سکیں گے۔ اور بنگال میں تو ویسے ہی (-) بڑی سخت مہم شروع (-) ہے جماعت کی بدنامی کی۔ اس کا جواب اگر ٹیلی ویژن کے ذریعے ملے اور بنگلہ دیش زبان میں ملے تو بہت فائدہ پہنچے گا کیونکہ وہ لوگ، بنگالی مزاج کے لوگ عموماً منصف مزاج ہوتے ہیں اور سمجھ دار ہیں۔ جب دلائل سے بات ہو تو بعض دفعہ بڑے بڑے کٹر مخالف مولوی بھی دیکھتے دیکھتے بات مان جاتے ہیں۔ اور ایسی مثالیں بارہا سامنے آئی ہیں کہ خطبات میں بعض جو مولوی ہیں ان کو یہ بھی فائدہ ہے کہ اکثر اردو دان ہیں کیونکہ اردو مدرسوں میں ہندوستان میں جا کر تعلیم حاصل کی ہوئی ہے تو وہ دو تین خطبوں کے اندر بڑے بڑے کٹر مخالف (-) اللہ کے فضل سے احمدی ہو گئے۔ یہ شاذ کے طور پر پاکستان میں بھی ہوتا ہے مگر بنگلہ دیش میں، افریقہ وغیرہ میں جو دینی تعلیم رکھنے والوں میں انصاف کا مزاج ہے وہ بدقسمتی سے ہندوستان اور پاکستان کے مولویوں کے مقابل پر زیادہ ہے۔

اس لئے ہمیں بنگالی کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے لیکن ہم کیا کریں ہمارے پاس کوئی ذریعہ نہیں سوائے اس کے کہ بنگال کی جماعت اٹھ کھڑی ہو اور اپنی ضرورتیں خود پوری کرے۔ تو ایک ترجمے میں بہت ہی اہم کام خطبات کا ہے۔ ایک رننگ ٹرانسلیشن یعنی Simultaneous ساتھ ساتھ جاری رہنے والی، ہو رہی ہو لیکن ہرگز کافی نہیں ہے۔ جب ہم تعریف کرتے ہیں کہ فلاں نے کمال کر دیا بہت اچھی ٹرانسلیشن کی تو مراد یہ ہے کہ بڑا مشکل کام ہے اس میں گذارہ اچھا ہو گیا ہے۔ لیکن ہرگز یہ مطلب نہیں کہ جو ٹرانسلیشن کی ہے اس کا حق ادا ہو گیا ہے، سارے مطالب پوری طرح دوسروں تک پہنچ گئے ہیں اور بعض جگہ پھر غلطیاں بھی رہ جاتی ہیں۔ جب میں سنتا ہوں بعض اوقات تو پتہ چلتا ہے کہ میں نے تو یہ نہیں کہا تھا مگر کم ایسا ہوتا ہے مگر جو بات پہنچتی ہے اس جان اور طاقت کے ساتھ نہیں پہنچتی جو اصل زبان میں پائی جاتی ہے۔

پس اس پہلو سے ہر خطبے کا جو رننگ ٹرانسلیشن ہو بھی چکی ہے اس کا علمی لحاظ سے درست اور مؤثر اور جس زبان میں ترجمہ ہو اس میں طاقتور ترجمہ ہونا ضروری ہے اس کے بغیر ہمارا مقصد پورا نہیں ہو سکتا۔ پھر سوال و جواب کی مجالس ہیں، عربوں کے ساتھ ہیں، افریقنوں کے ساتھ ہیں، انگریزوں کے ساتھ ہیں، یورپین کے ساتھ ہیں۔ ان میں اتنے وسیع مسائل سمیٹے جاتے ہیں جن تک انسان کی رسائی ممکن نہیں ہوتی اور بہت سی کتب میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کے اگر کتابوں کے ترجمے کئے جائیں تو ان میں بھی بہت ابھی منازل طے کرنے والی باقی ہیں ترجمے تیار کرنے والے، ان زبانوں کو سمجھنے والے مگر یہ جو مجالس کی دلچسپی ہوتی ہے اس کی وجہ سے وہ انگریزی زبان میں بھی اس کے اچھے ترجمے ہو جاتے ہیں۔ عربی میں تو اس لئے زیادہ اچھے ہو جاتے ہیں کہ وہاں میں رک جاتا ہوں، بات کہہ کر جب ترجمہ ہوتا ہے تو پھر آگے بڑھتا ہوں۔ جرمن زبان میں جو ہوئے ہیں وہ بھی اس لئے اچھے ہوئے کہ وہاں بھی یہی طریق تھا کہ کچھ بات کہی جواب دیا، رک گیا، پھر اگلا سوال شروع ہوا، اس کا ترجمہ ہو گیا پھر جواب دیا گیا، پھر رک گیا یہاں تک کہ ترجمہ ہو گیا تو وہ معیاری ترجمے ہیں لیکن وہ صرف جرمن میں ہی ہیں جہاں تیار ہوئے ہیں یا انگریزی میں ہیں۔ ان کے معیاری ترجمے دوسری زبانوں میں بھی تو ہونے ضروری ہیں اور جب تک وہ ہوں گے نہیں دوسری زبانوں والے ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے۔

بعض خطوں میں لکھتے ہیں یہ سوال اٹھایا گیا، یہ اعتراض اٹھایا گیا اور وہ شاذ ہی کوئی ایسا ہو جو نیا ہو ورنہ ہر ایک کا جواب کسی نہ کسی مجلس میں آ چکا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جن لوگوں نے سوال کئے ان کے چہرے بتا رہے تھے ان کے چہروں کی حرکتیں اور آثار بتاتے تھے کہ مطمئن ہوئے ہیں۔ تو اگر وہ مطمئن ہو سکتے ہیں جو سوال کر رہے ہیں تو دوسرے بھی (اللہ نے چاہا تو) مطمئن ہوں گے مگر اس کے ترجمے تو کرو۔ ان کے ترجمے مختلف زبانوں میں کرنا صرف یہی کافی نہیں بلکہ ان کے ترجمے ویڈیوز میں اس طرح بھرنا کہ بولنے والے کے انداز اور اس کے فقروں کے ساتھ جس حد تک ممکن ہو مطابقت کریں۔ یعنی یہ اس لئے ضروری ہے کہ اس کے بغیر پھر اثر پھیکا پڑ جاتا ہے اور انسان تعجب سے دیکھتا ہے کہ یہ کچھ اور ادھر شروع کر دی اس نے۔ یہ بات کسی اور طرف کا رخ لئے ہوئے ہے۔ یہ کام ہے جس کے لئے ٹیمیں بنانے کی ضرورت ہے اور میں سمجھتا ہوں اکثر زبانوں میں ہمارے پاس اب اللہ کے فضل سے، اہم زبانوں میں صلاحیت پیدا ہو چکی ہے۔ جہاں نہیں ہے وہاں ایک زبان کی مدد سے دوسری زبان میں اچھے ترجمے کئے جا سکتے ہیں مثلاً اگر جرمن ٹیمیں مستعد ہوں تو وہ ہمارے لئے بوسنین میں بھی بہت سہولت پیدا کر دیں گی اور البانین میں بھی۔ کیونکہ جرمن میں کثرت سے ایسے مخلص بوسنین اور البانین احمدی ہیں جن کو جرمن پر عبور حاصل ہے اور وہ پھر اپنی زبان سے، وہ اور ان کے خاندان مل کر جرمن زبان سے اپنی زبان میں ترجمے کر سکتے ہیں۔ تو وہ لوگ جنہوں نے اس میں غفلت کی ہے وہ اندازہ کریں وہ کس طرح بعض بڑی بڑی قوموں کے رستے میں حائل ہو کے بیٹھے ہوئے ہیں جو فیض پہنچ سکتا تھا وہ نہیں پہنچ رہا۔

چھوٹی جماعتوں میں جو بہت ہی مستعد اور فوراً انکسار کے ساتھ لبیک کہہ کر خدمت کرنے والی ہیں ان میں ایک تو ناروے کی مثال میں نے دی ہے، ایک ہالینڈ ہے اللہ کے فضل کے ساتھ۔ چھوٹی جماعت ہے لیکن امیر صاحب بھی (جیسا کہ اللہ نے چاہا) بہت ہی منکسر اور لبیک کہنے والے اور اور بھی بہت سے ایسے وہاں مخلصین ہیں ان کی رپورٹ میں آپ کو بتاتا ہوں اس اندازہ ہو گا کہ کس طرح مستعدی کے ساتھ وہ کوشش کرتے ہیں۔ وہاں ایک غفلت یہ ہو گئی کچھ عرصے تک ہمارے ایک بہت ہی مخلص ڈچ احمدی ہیں حمید صاحب وہ ترجمہ کر رہے تھے تو شاید یہ تاثر تھا کہ وہی سارے ترجمے کریں گے حالانکہ ناممکن تھا ان کے لئے، سارے ترجمے وہ کہاں کر سکتے ہیں۔ بعض ترجمے جن کے لئے ٹیموں کی ضرورت ہے تو اس لاعلمی میں کچھ وہاں سستی ہوئی لیکن جب میں نے توجہ دلائی تو اللہ تعالیٰ کے فضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے ساتھ بہت ہی عمدہ اس پر لبیک کہا گیا ہے اور فوری طور پر ٹیمیں بنا کر انہوں نے جو کام شروع کیا ہے اس کے فوری نتیجے بھی نکلنے شروع ہو گئے ہیں۔ امیر صاحب جو ہبتہ النور صاحب ہیں ان کی فیکس آئی ہے اس کا اردو ترجمہ ہے۔ وہ یہ ہے کہ دس نومبر کو جب یہ شروع ہوا تھا تو انہوں نے کہا ہے کہ 'اس وقت دس نومبر کو' حالانکہ ہدایتیں ہم بہت بڑی دیر سے دے رہے ہیں پہلے سے۔ ہیگ میں ایک اجلاس بلایا گیا پچیس نوجوان بچے اور بچیاں جو کہ اس کام کے سلسلہ میں منتخب کئے گئے تھے شامل ہوئے۔ اس میں طے پایا کہ کون نگران ہوں گے' کتنے چاہئیں۔ دس نگران مقرر کئے گئے جو طے شدہ ٹیموں کے ذمہ دار تھے ترجمے کے لئے اشیاء' ویڈیو اور آڈیو کیسٹ اور جتنی ضرورتیں تھیں وہ مبارک یاداللہ صاحب جو اس کے ذمہ دار ہیں انہوں نے حامی بھری کہ جو ضرورت ہے مجھ سے مانگیں میں دوں گا۔ اب کیسے منظم طریق پر دیکھیں وہ کام کو آگے بڑھا رہے ہیں اور تمام نگرانوں کو ان کی ٹیمز کے ممبرز کے نام' طریقہ کار سمجھایا گیا اور تیرہ نومبر کو بذریعہ خط بھی جو کچھ بھی باتیں ہوئی تھیں ان کو پھر دوبارہ پہنچا دیا گیا۔ انیس نومبر کو سیکرٹری آڈیو ویڈیو نے پھر یاددہانی کرائی اور اس کے ساتھ ویڈیو اور آڈیو کیسٹ بھجو دئے۔ اب یہ ویڈیو اور آڈیو کیسٹ وہاں کی جماعت نے از خود جیسا کہ ہدایت دی تھی تیار کئے۔ ان کو پھر Multiply کیا ہے' اس کو بڑھایا ہے اور بعض جماعتیں اب ان کا یہاں نام لینا مناسب نہیں کیونکہ ساری دنیا میں ان کی سبکی ہو گی' ان کے امیر صاحب نے لکھا ہے کہ ہمیں ویڈیو تو بھیجو جس کا ہم ترجمہ کریں۔ معلوم ہوتا ہے وہ دیکھتے ہی نہیں ہیں' خطبے بھی نہیں سنتے اور قریب کی جماعت ہے کوئی ہمارے آس پاس کی کہ میں نے تو لکھا تھا ہمیں ویڈیو نہیں بھیجی۔ میں نے کہا ان کو سمجھاؤ کہ آپ کو لکھا گیا' بار بار سمجھایا گیا تھا کہ آج کے بعد جب سے (احمدیہ ٹیلی ویژن) کا نظام عالمگیر ہوا ہے کوئی ویڈیو نہیں بھیجی جائے گی۔ آپ کو بجٹ مہیا کر دئے گئے ہیں' آپ سامان خریدیں' اپنی ٹیمیں بنائیں اور وہاں ریکارڈ کریں۔ تو یہ بہانہ ہے ایک نفس کا کہ اپنے گلے سے اتار کر مرکز پر بات پھینکی اور پھر جو بھیجی گئیں ان کا بھی پتہ نہیں ان کو۔ ایک تو میں گواہ ہوں وہاں سے مانگی جب ویڈیو وقت کے اوپر کہ جی ہے ہی نہیں ہمارے پاس۔ پھر ایک نوجوان بولا کہ جی پڑی ہوئی ہے فلاں جگہ کونے میں میں نے دیکھی تھی۔ وہ منگوائی تو وہ ویڈیو نکل آئی۔ تو یہ بھی کچھ پتہ نہیں کہ ویڈیو ہیں بھی کہ نہیں ہیں' کیا ہو رہا ہے۔ اس لئے ان سے تو میں نے انتظام کھینچ ہی لیا ہے۔ اللہ کے فضل سے اس زبان کی اور جماعتیں موجود ہیں دنیا میں' میں نے ان سے کہا ہے کہ ان سے اب کوئی کام نہیں لینا بلکہ اور دنیا میں جو جماعتیں ہیں یہی زبان بولنے والی وہ مخلص ہیں مستعد ہیں اور (اللہ نے چاہا تو) وہ اس بوجھ کو خود اٹھا لیں گی۔ تو بعض دفعہ اتنا اظہار ہوتا ہے افسوس ناک کہ سزا اس کے سوا کچھ نہیں ہو سکتی کہ ان سے کام کی سعادت کو واپس لے لیا جائے۔ مگر بعض جماعتیں ہیں میں نے بتایا ہے وہ سعادت مند ہیں بے حد مستعد ہیں کہیں کوئی ایک آدھ ٹیم غلطی سے ایسی ہے جو رستے میں حائل ہوئی ہے تو ان کو بدل دیا جائے تو (اللہ نے چاہا تو) وہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

یہ ہالینڈ کی جماعت میں بتا رہا ہوں کبھی بھی اس لحاظ سے انہوں نے شکوے کا موقع نہیں دیا۔ جو سنتے ہیں سمجھتے ہیں' اس کے مطابق فوراً عمل کی کوشش کرتے ہیں۔ اب تک جو کہتے ہیں ہومیو پیتھک کلاسز کے لئے ہم نے الگ بنا دی ہے' زبانوں کے لئے الگ ہیں ٹیمیں اور کلام اللہ کلاسز کی الگ ٹیمیں ہیں اور یہاں اس کا ذکر باقی جگہ اس لئے نہیں کہ یاددہانی میں یہاں سے نہیں لکھا گیا تھا مگر خطبات اور Question/Answer کو بھی شامل کریں ان کی بھی الگ مستقل ٹیمیں بنانے کی ضرورت ہے۔ کہتے ہیں زبان سیکھنے کی کلاسز عبدالحمید درفیلڈن کے سپرد ہیں اور وہ بارہ کلاسز کے ترجمے کر چکے ہیں اللہ کے فضل سے اور بڑی مستعدی سے کام کر رہے ہیں۔

مگر زبان کے متعلق میں سمجھانا چاہتا ہوں کہ باقی جو پروگرام ہیں ان میں ایک آدمی کی آواز کافی ہے خواہ وہ مرد ہو اور اگر مرد نہ ہو تو عورت۔ لیکن ایک آدمی کی آواز میں آپ (کلام اللہ) کی کلاس کا ترجمہ کر لیں یا ہومیو پیتھی کا ترجمہ کر لیں یہ کوئی مضائقے کی بات نہیں۔ لیکن زبان کی کلاس ہے اس میں ٹیم کی ضرورت پڑتی ہے۔ کیونکہ بعض دفعہ میں بول رہا ہوں بعض دفعہ ایک آدمی مرد جواب دے رہا ہے بعض دفعہ ایک پیچھے پردے میں بیٹھی ہے لڑکی' لیکن موجود ہے۔ اس کو عورتوں کی نمائندگی میں بات کرنی پڑتی ہے۔ بعض دفعہ بچوں سے سوال جواب ہیں وہ بچے جواب دیتے ہیں مختلف عمر کے۔ کہیں لڑکے کی آواز ہے' کہیں لڑکی کی آواز ہے تو پروگرام زیادہ محنت کا تقاضا کرتا ہے اور زیادہ اعلیٰ انتظام کا تقاضا کرتا ہے۔ اس سلسلے میں اب جبکہ ناروے کی ٹیم فارغ ہوئی ہے (اللہ نے چاہا تو) وہ مجھے یقین ہے بڑی جلدی یہ سارے پروگرام بنا کے بھیجنا شروع کر دیں گے۔ تو یہ جو زبان والا حصہ ہے یہ ایسا پروگرام ہے جو کچھ الجھن پیش کر رہا ہے۔

اس سلسلے میں بعض لوگوں کی طرف سے جو نمونے کے پروگرام جنہوں نے سنے ہیں یہ شکایت آئی ہے کہ بعض دفعہ آپ کسی چیز کی طرف اشارہ کر رہے ہیں وہ دکھائی نہیں دے رہی ہوتی۔ کیمرہ مین کسی اور طرف دیکھ رہا ہے اور بعض دفعہ جو ترجمہ کرنے والا ہے اس کی زبان اور ہے وہ لگتا ہے کچھ اور بیان کر رہا ہے' آپ کچھ اور کر رہے ہیں تو دقتیں ہیں سمجھنے میں۔ ان کو میں سمجھا رہا ہوں کہ دقتیں تو ہیں لیکن ان کا حل یہاں سے زیادہ آپ کے ہاتھ میں ہیں جو سننے والی جماعتیں ہیں یہ ان کا فرض ہے ہم نے تو جس طرح بھی ہو سکا ایک پروگرام نمونے کے طور پر پیش کر دیا مگر آگے مختلف زبانوں میں اس کا ڈھالنا اور اس کا حق ادا کرنا یہ آپ لوگوں کا کام ہے۔ جہاں تک کیمرہ مین کا تعلق ہے آپ کو علم ہونا چاہئے کہ سارے یہ طوعی خدمت کرنے والے ہیں نوجوان۔ اور جو ہماری پروفیشنل ٹیم کہلاتی ہے وہ بھی طوعی ہے اصل میں یہ جسوال برادران کی ٹیم جو ہے یہ طوعی خدمت کرنے والی ہے ان کے اوپر حسب توفیق بوجھ ڈالا جا سکتا ہے اس سے زیادہ نہیں۔ اور جو نوجوان ہیں بعض دفعہ دل چاہتا ہے کہ ان کو اسی وقت بھی سمجھایا جائے کہ تمہارا کیمرہ دوسری طرف ہے مگر پروگرام میں رخنہ نہیں ڈالا جا سکتا اور وہ اپنی توفیق کے مطابق کرتے ہیں یہ تو نہیں ہو سکتا کہ میں ادھر زبان بھی سکھا رہا ہوں اور کیمرہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ کیمرہ ٹھیک جگہ فوکس ہوا ہے کہ نہیں۔ تو یہ مجبوریاں ہیں ان کو برداشت کریں آہستہ آہستہ معیار اونچے ہوں گے۔ (اللہ نے چاہا تو) ان میں سے کوئی بھی ایسا Criticism نہیں ہے جو بد نیتی سے کیا گیا ہے۔ کوئی تنقید ایسی نہیں ہے جس میں (اللہ معاف کرے) کوئی رعونت ہو کوئی تلخی ہو۔ مخلص بندے ہیں وہ بے چارے چاہتے ہیں کہ پروگرام اچھے ہوں تنقید بھیج دیتے ہیں اس لئے ان پر کوئی شکوہ نہیں لیکن جواب دینا اور سمجھانا تو بہرحال میرا کام ہے۔ اس لئے میں بڑے ٹھنڈے دل سے ان کو بتا رہا ہوں شکریہ مگر مجبوریاں ہیں۔ ایک موقع پر تو ایک تنقید ملی تو اس پر مجھے یہ شعر یاد آگیا۔ کہ

اے موجِ بلا ان کو بھی ذرا دو چار تھپیڑے ہلکے سے
کچھ لوگ ابھی تک ساحل سے طوفان کا نظارہ کرتے ہیں

طوفان میں پڑ کے کچھ مدد کریں تو بات بنے۔ جس کشتی کو آپ متلاطم دیکھ رہے ہیں' ڈولتی ہوئی دیکھ رہے ہیں' کچھ اس کے لئے آگے بڑھیں تو پھر بات بنے۔ کناروں پر سے دیکھ کر تبصرے کر دینا یہ کافی نہیں ہے لیکن ایک اور بھی شعر تھا اس کو چھوڑ کر مجھے یہ کیوں پسند آیا کیونکہ ان کے خلاف کوئی دل میں جذبہ نہیں ناغصے کا۔ تو اس شعر کے پہلے مصرع میں بہت پیاری بات ہے جو میرے دل کو لگتی ہے

اے موج بلا ان کو بھی ذرا دو چار تھپیڑے "ہلکے سے"۔ غصہ نہیں ہے صرف نمونہ چاہتے ہیں ہم۔ تو اس لئے عمداً میں نے اس مضمون کے فارسی کے دوسرے شعر بھی ہیں وہ چھوڑ کر اس کو اس "ہلکے" کی وجہ سے چنا ہے۔ تو کچھ ہلکا سا آپ بھی تجربہ کر لیں۔ اپنے نام پیش کریں۔ ان منتظمین کے (سامنے) جنہوں نے ان کاموں کو اپنے ملکوں میں جاری کرنا ہے اور پھر دیکھیں اگر اچھے پروگرام بنیں گے تو (-) بہت خوشی کی بات ہے۔ مگر یہاں کے پروگرام بھی اللہ کے فضل سے چونکہ مسلسل نظر ہے کوشش ہے وہ بہتر ہوں گے۔ ایک تبصرہ آیا تھا کینیڈا سے کہ "جی وخت پایا ہے اپنے آپ نوں" یعنی زبان کے معاملے میں وہ تبصرہ بڑا دلچسپ ہے لیکن گہرا ہے زیادہ۔ یہ "وخت پانے" کا جو مضمون ہے یہ ایک Attitude کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ کلام اللہ کلاس پر یہ تبصرہ نہیں آ سکتا تھا اور ہومیو پیتھک کلاس پہ نہیں آیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بعض تبصرہ کرنے والوں کے نزدیک اس کی اہمیت ہی کچھ خاص نہیں ہے۔ "وخت پانے" کا تصور اہمیت سے منسلک ہے اگر ایک اچھی اعلیٰ چیز کے لئے ایک انسان زور مار رہا ہے اور کوشش کر رہا ہے تو اس پر تبصرہ نگار جو اس کی اہمیت کو سمجھتا ہو "وخت پانے" کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ یہ چونکہ اردو کلاس ہو رہی ہے اس کو ویسے کچھ نہ کچھ آتی ہے' کافی آتی ہے شاید' لیکن وہ سمجھتا ہے خواہ مخواہ مصیبت پڑی ہوئی ہے۔ بے وجہ ہی زور مار رہے ہیں' سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں' اگلا سمجھتا نہیں' کس مصیبت میں مبتلا ہو گئے۔

بات یہ ہے کہ وخت نہیں ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے ایک ذمہ داری ہے اور وہی ذمہ داری ہے جس کا اس حدیث میں ذکر آیا ہے (کلام الہی) ان آیات میں ذکر آیا ہے اور آپ کو جو لگتا ہے کہ وخت پڑا ہوا ہے وہ وخت ہے ہی نہیں۔ کیونکہ وہ شخص جس کا ایک کام سے عشق ہو وہ جب کام کرتا ہے تو اس کو لطف آ رہا ہوتا ہے دیکھنے والے وخت سمجھتے ہیں۔ حالانکہ میں نے دیکھا ہے کہ بعض بنئے قادیان کے زمانے میں ہندوستان میں ابھی بھی بعض دفعہ چونکہ قانون کی پابندی نہیں ہے کہ کب دکانیں بند کی جائیں اب بھی بعض دفعہ وہاں دکانیں رات گیارہ بارہ بارہ بجے تک کھلی رہتی ہیں اور اس کے بعد پھر وہ بنئے بیٹھتے ہیں اور اپنے سارے حساب کتاب' اپنے سارے کھاتے مکمل کر کے' بند کر کے' نفع نقصان کا حساب پائی پائی کا کر کے پھر وہ رات کو گھر جاتے ہیں۔ اب کوئی آدمی کہے کہ جی وخت پایا ہے بے چارے نے حالانکہ "وخت شخت" کوئی نہیں اس کی تو زندگی کا مزہ ہی یہ ہے' جس کو دولت سے عشق ہے اس کے تو مزے کے لحات ہی وہ ہیں اس کی ثواب کی دنیا ہی وہی ہے جو آخر پر بیٹھ کے حساب کر رہا ہے کہ کتنا منافع ہو گیا۔ کہاں کیا ہوا' کوئی چیز ضائع تو نہیں ہوئی۔ تو اپنی دنیا یہ بنالیں جو علم کی دنیا ہے (-) اور اس سے محبت پیدا کر لیں تو نہ مجھے وخت پڑے گا نہ آپ کو وخت پڑے گا۔ اور جو مجھے وخت پڑا ہے کچھ آپ نے بھی تو ڈالا ہوا ہے۔ سمجھتے کیوں نہیں کہ یہ کام بڑے ضروری ہیں انہیں بہرحال ہمیں کرنا ہے۔ اب آپ کہیں گے کہ اس ذریعے سے ہر زبان سکھائی مشکل کام ہے۔ مجھے منظور ہے لیکن اس کا متبادل کیا ہے۔ ہر زبان الگ الگ تیار کی جائے اس سے بہتر متبادل کوئی نہیں مگر اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ہم ایک چینل پہ اب آٹھ زبانیں ایک ہی پروگرام سے سکھاتے ہیں تو پھر آٹھ گنا وقت چاہتے ہیں اور اگر ایک گھنٹہ روز زبان سکھانے پر لگایا جائے تو جیسا کہ ہم نے سولہ زبانیں چنی ہیں ابتداً پہلے آٹھ ہوں گی پھر اس کے بعد آٹھ اور داخل کر دی جائیں گی تو ان سولہ زبانوں کے لئے سولہ گھنٹوں کا پروگرام یہ چاہئے اور اگر ہم ساتھ ساتھ جاری کریں تو دو گھنٹے میں یہ سارا کام ہو جاتا ہے اور ٹیلی ویژن کا گھنٹہ بہت مہنگا ہوتا ہے۔ آپ کو اندازہ نہیں ہے۔ یہ باتیں میں آپ کو پوری بتاتا نہیں مگر اللہ نے توفیق دی ہے تو کام چل رہا ہے۔ خدا کے فضل سے جرمنی کی جماعت نے بڑا حصہ لیا ہے اور بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتیں پاکستان کی جماعتیں قربانی کر رہی ہیں- مشرق وسطی کی جماعتیں بھی قربانی کر رہی ہیں تو اس لحاظ سے انگلستان کو بھی اللہ توفیق دے رہا ہے- میں نے دیکھا بعض چہروں پر تعجب تھا کہ ہم کسی شمار میں ہی نہیں ہیں- ہیں آپ بھی- آپ بھی قربانی کر رہے ہیں لیکن سب سے زیادہ جرمنی کی جماعت کو توفیق مل رہی ہے- تو اس لئے گزارہ تو چل رہا ہے- مگر اس خرچ کو آٹھ گنا کرنے کی توفیق نہیں ہے اس وقت- جب نیا زمانہ آئے گا ایک ٹرانسپانڈنٹ نہیں پورے کے پورے سیٹلائٹ جماعت کے ہوں گے تو ان کی ساری چینلز پہ (اللہ نے چاہا تو) علوم کے دریا بہیں گے مگر وہ وقت ابھی نہیں آیا' ابھی تو جو مہیا ہے اسی سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنا لازم ہے اور ایک شخص کہے گا کہ جی اردو تو سمجھ آ گئی لیکن انگریزی میں یا فلاں زبان میں ابھی تک پوری طرح بات سمجھ نہیں آ رہی کیونکہ اسی تصویر سے ایک انسان اپنی طرف سے اس میں مطلب بھرنے کی کوشش کرتا ہے- تو ان کو میں بتاتا ہوں کہ صبر سے کام لیں ضرور سمجھ آ جائے گی' بار بار سننا پڑتا ہے- اتنی دفعہ سمجھایا ہے کہ بچے سمجھ لیں- ماں باپ ایک بچے پر جب زور لگاتے ہیں تو ایک تو یہ کہ ان کو لگتا ہے کہ بڑی مصیبت پڑی ہوئی ہے کوئی مصیبت نہیں- ماں باپ کو تو مزہ اتنا آتا ہے بچے کو زبان سکھانے کا کہ اس کے توتلے منہ سے جب ایک آدھ فقرہ سنتے ہیں تو اسی پہ عش عش کر اٹھتے ہیں اور بعض مجھے سنانے کے لئے بچے نے (-) پڑھا ہے تو میرے پاس لے آتے ہیں ملاقات کے وقت- نہیں نہیں یہ تو آپ کو سنانا ہی ہے یہ اس بچے نے (-) سیکھ لیا ہے اور مجھے چونکہ بتاتے ہیں (-) اس لئے اعتماد ہے کہ (-) ہی ہو گا لیکن "تت تت" ہوتا ہے بس اور کچھ بھی نہیں ہوتا اس میں- تو سکھانے والا پھل دیکھتا ہے تو کچا کھٹا پھل بھی اس کو اچھا لگتا ہے- زبانیں اسی طرح ماں باپ سکھاتے ہیں ہم بھی جو کوشش کر رہے ہیں آپ یہ سمجھ لیں کہ پروفیشنل میں نہیں ایک غریبانہ کوشش ہے مگر فائدہ ضرور ہو گا اور ہونا شروع ہو چکا ہے- ہماری کلاسیں جو اب تک پینتالیس ہو چکی ہیں ان میں سے کچھ ایسے بچے رشین زبان جاننے والے' عربی زبان جاننے والے' بعض دوسری زبانیں جاننے والے' افریقن زبانیں جاننے والے' ایک لفظ نہیں سمجھ آتی تھی اردو کی۔ اب اللہ کے فضل سے لطیفے سنتے' Enjoy کرتے' کہانیاں سنتے اور سمجھتے اور باتوں کا جواب صحیح دیتے ہیں اور پینتالیس سبق ہیں صرف- یہ پینتالیس سبق زیادہ عرصے پر پھیلے ہوئے ہیں درست ہے- لیکن انہوں نے تو صرف پینتالیس ہی سنے ہیں نا- جب آپ ان کو سنیں گے تو پینتالیس دن میں ایک ایک گھنٹہ بھی روزانہ دیں تو آپ کو دوسری زبانیں بھی (اللہ نے چاہا تو) اسی طرح آنی شروع ہو جائیں گی مگر شروع میں سننا پڑتا ہے- ایک آدھ کلاس دیکھ کر آپ کو کبھی بھی سمجھ نہیں آ سکتی کہ کیا ہو رہا ہے اور ہمیں مشکل یہ ہے کہ ترجمے نہیں آئے [illegible] ابھی تک- دوسری زبانوں میں ہوں تو پھر ہم اکٹھے پروگرام شروع کریں کیونکہ الف سے کام چلانا پڑے گا "ی" تک پہنچانا ہے اور ہومیو پیتھک کا فلسفہ ہی سمجھ میں نہیں آتا اور جس طرح میں نے سمجھانے کی کوشش کی ہے اللہ کے فضل کے ساتھ میں امید رکھتا ہوں کہ اگر کسی کو الف ب بھی شفا کا علم نہ آتا ہو تو وہ ہومیو پیتھک ساتھ ساتھ شروع کرے تو (اللہ نے چاہا تو) اس کو بہت سی صحت کی ضرورتیں جو ہیں وہ ان میں خود کفیل ہو جائے گا- اور جنہوں نے تجربہ کیا ہے وہ بتا رہے ہیں دنیا کے مختلف جگہوں سے خط آتے ہیں کہ ہمیں تو اتنا آرام آ گیا ہے کہ روزمرہ گھر میں بیماریاں' ڈاکٹروں کی طرف بھاگو' خرچ کرو- اب ہم نے سستی سی دوائیں ہومیو پیتھی کی وہ لے کر گھر میں رکھ لی ہیں اور بعض تجربے بھی بتاتے ہیں اور بعض ایسے دلچسپ تجربے ہیں کہ میرے علم میں بھی اضافہ ہوتا ہے کہ آپ نے کہا تھا فلاں دوا' فلاں دوا- فلاں دوا- وہ پوری طرح کام نہیں کی تو ہم نے Combination بنایا- ہم نے سوچا اور اس سے فائدہ حاصل کر لیا- تو یہ بھی علم کا ایک حصہ ہے (-) کیونکہ "العلم علمان علم الادیان وعلم الابدان" فرمایا دو ہی تو علم ہیں یا دین کے علوم ہیں یا سائنسی علوم ہیں' یا بدنوں کے علوم جو صحت سے تعلق رکھتے ہیں ان کو خوب جاری کرو اور وعدہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو برکتوں سے بھر دے گا-

تو یہ سارے پروگرام ہیں جیسے بھی ہیں سردست ان کو قبول کریں شوق سے اور ان کو بہتر بنانے کی ذمہ داری اب ان جگہوں پر ہے جہاں وہ زبانیں بولی جاتی ہیں- جہاں ماہرین موجود ہیں اور ان کو ٹیمیں اس طرح بنانی چاہئیں جس طرح میں نے بیان کیا ہے صرف ایک آدھ آدمی کو کہہ کر بات نہیں بنتی- خود بیچ میں بیٹھ کر ٹیمیں بنوانی پڑتی ہیں اور ان کی پھر نگرانی کرنی پڑتی ہے-

امریکہ سے بھی ابھی تک پروگرام نہیں ملے جو میں کہہ رہا تھا حالانکہ میں جانتا ہوں کہ امیر صاحب بہت ہی مستعدی اور اخلاص اور بے حد انکسار سے کام کرنے والے ہیں- صحت کمزور ہے' جسم میں دردیں ہیں بعض' اس کے لئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے- لیکن جماعت میں پورا وقت دے رہے ہیں مشکل یہی ہے کہ وہ ٹیم جس کے سپرد انہوں نے کام کیا ہے وہ نہیں کر رہی اور اس کی اب ان کو نگرانی کرنی پڑے گی اگر وہ نہیں کر سکتے تو ان کو بدل دیں مگر امریکہ سے امریکن پروگرام آنے چاہئیں اور انگریزی کا جہاں تک تعلق ہے امریکن انگلش بھی ایک انگلش ہے لیکن الگ ہے کچھ- اس میں بھی اگر ساتھ انگریزی زبان سکھانے کے Formate پر جو ہم تصویریں پیش کر رہے ہیں ان کی طرف سے آ جائیں تو ایک بہت ہی مفید بابرکت کام ہو گا-

سپین نے بھی انفرادی طور پر لوگ پیدا کر دیئے ہیں مگر جماعتی طور پر وہاں یہ کام نہیں ہو رہا بلکہ منتظمہ بیٹھ گئی ہے بعض Tapes کے اوپر- سب سے زیادہ فخر سے جو چیز پیش کی ہے وہ خطبات کے ترجمے ہیں کہ اتنے ترجمے ہو چکے ہیں حالانکہ اس کا نظام جماعت سپین سے کوئی بھی تعلق نہیں- ایک مخلص آدمی جو بیمار ہے کبھی بیمار ہو جائے تو کام چھوڑ بیٹھتا ہے' کبھی صحت مند ہو تو کام شروع کر دیتا ہے اس کو باقاعدہ وظیفہ دے کر ہم نے براہ راست مقرر کیا ہوا ہے اور یہ سارا کام اسی کا ہے- اس کے علاوہ آنریری (رضاکار) خدمت کرنے والے بھی ہیں لیکن جس طرح میں نے کہا تھا کہ ٹیمیں منظم کی جائیں اور ان کی نگرانی کی جائے یہ نہیں ہو رہا-

یو- کے (U.K) کا مسئلہ یہ ہے کہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہمارے سارے کارکن تو مرکز نے اپنے قبضے میں کر لئے ہیں ہم کیا کریں اور یہ سمجھتے ہیں کہ انہی سے ہی گذارہ کیا جائے گا- لیکن انگریزی زبان سکھانے کا جہاں تک تعلق ہے اور انگریزی میں ان چیزوں کے تراجم کا تعلق ہے جو مرکز میں خدمت کرنے والے یو- کے- کے ہیں ان کی طاقت سے بڑھ کر ہے یہ معاملہ- بہت زیادہ محنت کر رہے ہیں دن رات- اور یہ یو- کے- کے خدام اور لجنات کا یہ فیض ہے جو ساری دنیا کو پہنچ رہا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزاء دے مگر اس کام کے لئے یو- کے- کی جماعت کو لازماً الگ ٹیمیں بنانی ہوں گی- اور یہ خیال کر لینا کہ جی رننگ ترجمہ ہو گیا ہے اردو کلاس کا یہ تو علم سے مذاق کرنے والی بات ہے-

زبان سکھانے میں رننگ ترجمہ تو کبھی کام نہیں دے سکتا' ساتھ ساتھ جو ترجمہ ہو رہا ہے- اس کے لئے کوئی ایسی ٹیم بنائیں جو اللہ کے فضل کے ساتھ یہیں پیدا ہو کر بڑھنے والی' انگریزی زبان پر عبور رکھنے والی تلفظ کے لحاظ سے محاورے کے لحاظ سے پورا پورا ان کے اوپر اعتماد کیا جا سکتا ہو اور پھر وہ ٹیمیں بنا کے بیٹھیں- مرد کی آواز ہو تو مرد اس میں حصہ لے رہا ہو' عورت کی ہو تو عورت حصہ لے رہی ہو- تو اس کے لئے ایک دو ٹیمیں بنا لیں تو سب کام آسان ہو جائے گا- لیکن چونکہ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے ابھی رمضان کے فوراً بعد ہم نے یہ پروگرام شروع کر دیئے ہیں اور جہاں جہاں خلاء آئے گا وہاں اسی جماعت کی ذمہ داری ہو جائے گی- اس وقت اعلان کر دیں گے کہ یہ ہم انتظار کر رہے ہیں سپین سے بھی ٹیپ نہیں پہنچی' فلاں جگہ سے نہیں پہنچی اس لئے ہم کیا کر سکتے ہیں تو خلاء کی ذمہ داریاں اب آپ سب کے اوپر ہے- لیکن اب زیادہ انتظار نہیں ہو سکتا- بیک وقت جتنی ٹیمیں بھی مہیا ہوں گی ان کو رمضان کے معاً بعد (اللہ نے چاہا تو) جاری پروگرام کی صورت میں چلا دیا جائے گا

اور دوسری ذمہ داری آپ لوگوں کی یہ ہے جو سن رہے ہیں کہ ہر ملک میں ان سب زبانوں کی ٹیپ ریکارڈنگ کا انتظام ہونا چاہئے اور ان سب پروگراموں کی ٹیپ ریکارڈنگ کا انتظام ہونا چاہئے- اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض ممالک میں ڈش انٹینا کی سہولت ہی بہت تھوڑی ہے اور بڑا حصہ جماعت کا ایسا ہے جہاں ابھی تک ڈش انٹینا کے ذریعہ وہ اس عالمی وحدت کی لڑی میں پروئے نہیں جا سکے- اس لئے ضروری ہے کہ وہاں ویڈیوز کے ذریعہ پھر آگے اُن تک یہ فیض پہنچائے جائیں اور ویڈیو کے ذریعے جو معمولی ضرورتیں ہیں وہ تو اللہ کے فضل سے اس زمانے میں ہر جماعت کی توفیق کے اندر ہیں وہ مہیا کریں اور زائد خرچ ہم ادا کریں گے (اللہ نے چاہا تو)

تو ان چیزوں کو ریکارڈ کریں اور پوری لائبریری اس کی بنائیں پھر تنظیم کے ساتھ ترتیب اور سلیقے کے ساتھ ان کا فیض ان سب جماعتوں تک پہنچانے کی کوشش کریں جہاں ڈش کے ذریعے نہیں پہنچ سکتا بلکہ وہاں بھی جہاں ڈش کے ذریعے پہنچ سکتا ہے- کیونکہ بسا اوقات لوگ باقاعدگی کے ساتھ پروگرام نہیں دیکھ رہے ہوتے اور بعض ڈش کے انتظام ایسے ہیں آج ایک پارٹی نے آ کے دیکھا ہے کل ایک اور پارٹی آئے گی اور وہ دیکھ رہی ہو گی- تو جو جاری تربیت کے پروگرام ہیں ان میں (کلام اللہ) کی کلاس ہے اس میں جہاں تک مجھ سے ہو سکتا ہے کوشش کر رہا ہوں کہ ترجمہ ایسا کیا جائے جو ساتھ ساتھ سمجھ آ رہا ہو یعنی ترجمہ تو لکھا ہوا بھی ہوتا ہے لوگ پڑھ جاتے ہیں لیکن کلاس میں جب آپ دیکھیں گے تو اکثر کھڑے ہو کر جہاں میں نے پوچھا ہے کہ ترجمہ سن لیا؟ ہاں جی اب سن لیا- کیا مطلب ہے؟ مطلب نہیں آتا تو اس ترجمے کا کیا فائدہ جس کا مطلب نہیں آتا- وہ (تشریح) نہیں ہے بلکہ ترجمہ سمجھانا بھی ضروری ہے اور (کلام اللہ) میں تو بکثرت ایسے مقامات ہیں جہاں ترجمے کو ٹھہر کر اس کی گہرائی میں جا کر سمجھانا لازم ہے ورنہ ایک غلط تصور پیدا ہو سکتا ہے اور اگر کوئی اعتراض کرے تو پھر اس اعتراض کا جواب نہیں آئے گا- پس اس طرح کوشش کر کے جو میں ترجمہ سمجھا رہا ہوں اس کا بھی ترجمہ ضروری ہے- پہلے خیال تھا کہ عربوں کے لئے (کلام الہی) کے ترجمے کی کیا ضرورت ہے- واقعہ یہ ہے کہ عربوں کا ایک بڑا حصہ ہے جن کو (کلام الہی) کا صحیح ترجمہ نہیں آتا- دارجہ زبان ہے جو فصیح کلام ہے اس سے ان کو اکثر کو واقفیت نہیں- اور (کلام الہی) کے ترجمے میں صرف ترجمے کی بات نہیں' ترجمہ سمجھانے کا موقع بھی ہے- بہت سے ایسے تاریخی واقعات ہیں مثلاً وہ (-) آیت جس میں قتل ہوا اور تم لوگوں نے آپس میں اختلاف کیا اب وہاں خالی ترجمہ پیش کر دیں تو کسی کے پلے کیا پڑے گا- سمجھانا پڑتا ہے کہ یہ واقعہ تھا یہ ترجمہ ہے فلاں ترجمہ غلط ہے یہ درست ہے اور اس مضمون کو سمجھو- تو یہ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے توفیق مل رہی ہے جماعت کو کہ (کلام الہی) کا ترجمہ آسان انداز میں دنیا میں جاری کرے اس کا آگے استفادہ تبھی جماعتیں کر سکتی ہیں اگر ان زبانوں میں یہ ترجمے پیش کئے جائیں تو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے- اب یہ سارا خلاصہ تو میں پیش نہیں کر سکتا صرف اتنا عرض کروں گا کہ جرمنی میں اگر اچھا کام ہوا ہے تو صرف ٹرکش (مربی) کے سپرد وہ کام کیا گیا تھا انہوں نے اپنے حصے کا کام اللہ کے فضل سے خطبات میں بہت محنت کی ہے اور بھی کام ان کے سپرد ہم کر رہے ہیں مگر اس طرح بات نہیں بنے گی-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر جماعت کے امیر کو مجلس عاملہ کا اجلاس بلانا چاہئے اس خطبے کی روشنی میں جو ذمہ داریاں ان پر عائد ہوتی ہیں ان کا جائزہ لینا چاہئے اور ایک ایک مضمون کی ایک ٹیم اب کافی نہیں رہی اب وقت سے پیچھے رہ گئے ہیں - ایک ایک کام میں زیادہ ٹیمیں بنائیں آپ - اب بنگلہ دیش کی بات پہ میں مثال دیتا ہوں - اب وہ ان سب کاموں پر اگر وہ ایک ایک ٹیم بنا کر تسلی کر لیں تو وقت سے ہمیشہ پیچھے رہیں گے - اب بعض مربی ہیں ان کے سپرد یہ کام کریں ایک کے سپرد دو یا تین ٹیمیں ہوں اور بیک وقت وہ تینوں ٹیمیں اس مربی کی نگرانی میں کام کریں - تو اس طرح کام تین گنا رفتار سے بڑھے گا تو پھر بمشکل اس مقام کو پہنچیں گے جہاں ہم آگے نکل چکے ہیں اس وقت - اب پینتالیس سبق کسی میں ساٹھ سبق کسی میں اس سے بھی زیادہ - اب ان کو پکڑنا ہے آپ نے اور ساتھ ساتھ تازہ تازہ کا بھی ترجمہ کرنا ہے - تو بہت مشکل کام ہے - اس پہلو سے کہ جو آپ نے پہلا وقت ضائع کیا اس کا ازالہ بھی اب آپ نے کرنا ہے - تو دعائیں کریں اور توکل کریں یہ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ کام ایسا ہے جو ہماری توفیق کے اندر ہے - دعا' توکل اور اس کے درمیان عزم کو رکھ لیں - کیونکہ (کلام اللہ) نے (-) فرمایا ہے - اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تم عزم کر لو تو تم نے چھوڑنا نہیں ہے اور یہ نہ کہو کہ جی مشکلیں رستے میں تھیں' کئی دفعہ (دعوت الی اللہ) کے رستے میں بعض لوگ کہتے ہیں جب ہم پیچھے پڑتے ہیں شروع شروع میں بڑا خوش ہو کے (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) بڑی کامیابی ہوئی - پھر بڑا سخت Panic خط آجاتا ہے' اور ڈرانے والا اپنی طرف سے کہ یہاں تو مخالفت بڑی شروع ہو گئی ہے - سعودی عرب نے یہ کر دیا' فلاں ملک نے یہ کر دیا' لٹریچر ہو گیا - میں ان کو کہتا ہوں آپ کس دنیا میں بس رہے تھے اس سے پہلے - کیا آپ نے کبھی (کلام اللہ) نہیں پڑھا (-) مجھ سے کیا جواب پوچھتے ہیں (کلام اللہ) تو پہلے ہی دے چکا ہے - مخالفت لازماً ہوتی ہے - آپ ان رستوں پر چلے ہیں جہاں مخالفتوں کی ہمارے مالک نے اجازت دی ہے بلکہ دعوتیں دی ہیں کہ آجاؤ' چڑھا لاؤ اپنے پیادے' اپنے سوار لے آؤ' اپنی ساری طاقتیں استعمال کر لو لیکن تم ضرور نامراد ہو گے میرے بندوں پر تمہیں غلبہ نصیب نہیں ہو سکتا۔

اللہ کے بندے بنیں پھر کون سا ڈر ہے۔ لازماً فتح آپ کے مقدر میں ہے - آپ کے قدم چومے گی - خدا نے آپ کے ہاتھ میں فتح کی کلید تھما دی ہے - پس اس یقین کے ساتھ جو عزم ہے اس کے ساتھ یقین ضروری ہے اور یہ توکل ہے جو لفظ یہ ہمیں سمجھا رہا ہے کہ تم نے عزم کیا کیسے تم توقع رکھتے ہو کہ خدا تمہارے عزم کے بدل میں اپنی نصرت کے وعدے نہیں عطا کرے گا - وہ دوسرا حصہ توکل کا ہے - پس ان سب کاموں میں عزم کر لیں' فیصلہ کر لیں کہ اپنی تمام صلاحیتیں اس راہ میں جھونک دیں گے - قدم نہیں ڈگمگانے دیں گے - جس قدر طاقت ہے لازماً آگے بڑھتے جائیں گے پھر توکل کریں کیونکہ خدا کا وعدہ ہے کہ آپ کے عزم کی تائید فرمائے گا اور لازماً آپ کو غلبہ عطا ہو گا - اللہ کرے کہ کل کی بجائے یہ آج عطا ہو - مگر جو سلسلہ جاری ہے اس نے (اللہ نے چاہا تو) دن بدن آگے بڑھتے ہی چلے جانا ہے - اس رمضان مبارک میں جو یہ میں نے تحریک کی ہے اس سب کی مدد جو ان کاموں میں ملوث تھے یا نئے ارادے لے کر بیچ میں شامل ہوں گے اپنی دعاؤں سے کریں -

بقیہ اب تھوڑے دن رہ گئے ہیں اللہ کرے کہ ہمیں مقبول دعائیں کرنے کی توفیق عطا ہو -

---

تعارف کتب — عبدالباسط شاہد

"نور احمد"

حضرت شیخ نور احمد صاحب میرٹھی کو اللہ تعالیٰ نے بہت ابتدائی زمانہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رفقاء میں شمولیت کی سعادت عطا فرمائی اور براہین احمدیہ کی اشاعت اور پادری مارٹن کلارک اور پادری آتھم والے مشہور مناظرہ میں بعض نمایاں خدمات سرانجام دینے کی توفیق مرحمت فرمائی - آپ نے ایک مختصر رسالہ میں یہ انتہائی مفید کارہائے نمایاں بہت ہی دلچسپ انداز میں بیان فرمائے ہیں - اس رسالہ کا نام "نور احمد" ہے -

حضرت شیخ صاحب اپنا تعارف کرواتے ہوئے لکھتے ہیں -

"خدا تعالیٰ کے فضل سے جب سے میں نے ہوش سنبھالا میں ہمیشہ مذہبی آدمی رہا اور علماء کی صحبت اور فقرا کی مجالس میں بیٹھتا تھا اور واعظوں کے وعظ سننے کا مجھے بہت شوق تھا - منجملہ اور پند و نصائح کے علماء سے سنا کرتا تھا کہ حضرت امام مہدی آخری زمانے میں پیدا ہوں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہو کر امام مہدی کے ساتھ مل کر کافروں سے جہاد کریں گے - .... ایام بلوغت کا زمانہ میرا شہر میرٹھ میں گزرا ایک صاحب سید جمیل الدین اخبار نویس نے مجھے "پریس مینی" کا کام سکھایا کہ پریس مین بہت پریشان کرتے ہیں .... سید صاحب کے ایک دوست مراد آباد سے اخبار نکالتے تھے ..... انہوں نے سید صاحب کو لکھا کہ ہمارا اخبار اچھا نہیں چھپتا پریس مین کام خراب کرتے ہیں اور پریشان کرتے ہیں آپ ایک پریس مین میرے پاس بھیج دیں - پس سید صاحب نے مجھے بھیج دیا اور کہا اگر اور کسی پریس مین کو ہم بھیجیں تو وہ کرایہ کے روپے بھی کھا جائے گا اور جس بات کی انہوں نے شکایت کی ہے وہ بھی رفع نہ ہو گی اس لئے میں آپ کو بھیجتا ہوں چند روز کام کر کے چلے آنا...... کاپی لکھنے کی سیاہی بنانی وہاں کوئی نہ جانتا تھا میں بنانے لگا اور اشتہار شائع کروائے - لدھیانہ - لاہور - امرتسر - دہلی وغیرہ سے لوگ میری سیاہی منگوانے لگے - خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اس سیاہی کے ذریعہ سے امرتسر میں ایک اخبار' وکیل ہندوستان' پادریوں کا چھپتا تھا اس کے مینجر پادری رجب علی تھے انہوں نے مجھے مراد آباد سے امرتسر بلوایا ..... چونکہ مجھے امرتسر دیکھنے کا شوق تھا میں امرتسر آگیا ...... اللہ تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت سے ایسا ہوا کہ ۱۸۷۸ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے پادری رجب علی کے مطبع سفیر ہند میں "براہین احمدیہ" کے چھپوانے کا انتظام کیا - ان کے پریس مین میرے سپرد تھے اور میرے ہی اہتمام سے سب کام ہوتے تھے اور خاص کر کتاب براہین احمدیہ پادری صاحب نے چھاپنے کے لئے میرے سپرد کی اور میں نے اس کا اول حصہ اسی مطبع میں چھاپا پھر میں نے اپنا پریس علیحدہ لگا لیا چونکہ چھپائی کا کام میرے ہاتھ سے صفائی سے ہوتا تھا اس لئے رجب علی صاحب نے دوسرا حصہ میرے ہی پریس میں چھپوایا اور تیسرا حصہ بھی - تیسرا حصہ میرے پریس میں چھپ رہا تھا تو پادری صاحب مذکور نے حضرت صاحب کو بڑے تقاضے کے خط لکھے - میں نے اپنا پریس ہال بازار میں ہی کھڑا کیا تھا - ان کا مطبع ہال بازار سے ایک طرف کو تھا اور میرا مطبع بازار میں لب سڑک تھا - حضرت صاحب روپیہ لے کر قادیان سے امرتسر جب رجب علی کو دینے کے لئے تشریف لائے اور آپ نے ہال بازار میں چھاپہ خانہ دریافت کیا تو بتانے والے نے میرے مطبع کا پتہ بتا دیا تو حضرت صاحب میرے مطبع میں تشریف لے آئے - یہاں تیسرا حصہ براہین احمدیہ کا چھپ رہا تھا حضرت صاحب نے سمجھا رجب علی کا یہی پریس ہو گا - میں گھر پر تھا میرے ملازموں سے آپ نے فرمایا پادری رجب علی صاحب کہاں ہیں انہیں بلاؤ - جب مجھے اطلاع ہوئی - گھر قریب ہی تھا میں جلد آیا اور مصافحہ کیا - حضرت صاحب رجب علی کو تو جانتے تھے اور مجھ سے واقف نہ تھے - مجھے دیکھ کر متعجب سے ہوئے اور فرمایا یہ پریس رجب علی صاحب کا ہے؟ میں نے ادب سے عرض کیا کہ آپ ہی کا ہے پھر فرمایا کہ رجب علی صاحب کا پریس کہاں ہے اور یہ ہماری کتاب جو چھپ رہی ہے اس مطبع میں کیسے آئی؟ میں نے عرض کیا کہ یہ ساری کتاب میں نے اپنے مطبع 'ریاض ہند' میں چھاپی ہے ...... حضرت صاحب نے فرمایا کہ رجب علی صاحب ہمیں تنگ کرتے ہیں - پیشگی روپیہ لے لیتے ہیں اور وقت پر کام نہیں دیتے ......" یہاں یہ بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں کہ حضرت شیخ نور احمد صاحب نے باقی کتاب اپنے مطبع میں چھاپنے کو اپنی سعادت و خوش بختی سمجھا اور یہ بھی کہ حضرت شیخ صاحب کو قادیان میں پہلا پریس لگانے کا شرف حاصل ہوا - "نور احمد" صرف اڑتالیس صفحات کی ایک چھوٹی سی کتاب ہے مگر اپنی افادیت اور دلچسپی کی وجہ سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی سیرت کے بعض پہلو اور واقعات بیان کرنے میں منفرد اور اصل ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے -

اس کتاب کو دوبارہ شائع کرانے کی سعادت جناب حکیم عبداللطیف شاہد گجراتی کو حاصل ہوئی - حکیم صاحب بہت ہی سادہ طبع علم دوست بزرگ تھے - ان کے اہتمام میں بہت سی نادر علمی کتب شائع ہوئیں - اللہ تعالیٰ جزائے خیر سے نوازے -

---

اے لوگو! خدا سے ڈرو!!

اپنی تصنیف "ایام الصلح" میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی آپ کے لئے ہیں) فرماتے ہیں:-

"اے لوگو خدا سے ڈرو اور درحقیقت اس سے صلح کر لو - اور سچ مچ صلاحیت کا جامہ پہن لو - اور چاہئے کہ ہر ایک شرارت تم سے دور ہو جائے - خدا میں بے انتہا عجیب قدرتیں ہیں - خدا میں بے انتہا طاقتیں ہیں - خدا میں بے انتہا رحم اور فضل ہے وہی ہے جو ایک ہولناک سیلاب کو ایک دم میں خشک کر سکتا ہے وہی ہے جو مہلک بلاؤں کو ایک ہی ارادے سے اپنے ہاتھ سے اٹھا کر دور پھینک دیتا ہے مگر اس کی یہ عجیب قدرتیں انہی پر کھلتی ہیں جو اس کے ہی ہو جاتے ہیں - اور وہی یہ خوارق دیکھتے ہیں جو اس کے لئے اپنے اندر ایک پاک تبدیلی کرتے ہیں - اور اس کے آستانہ پر گرتے ہیں اور اس قطرہ کی طرح جس سے موتی بنتا ہے - صاف ہو جاتے ہیں - اور محبت اور صدق اور صفا کی سوزش سے پگھل کر اس کی طرف بہنے لگتے ہیں - تب وہ مصیبتوں میں ان کی خبر لیتا ہے اور عجیب طور پر دشمنوں کی سازشوں اور منصوبوں سے انہیں بچاتا ہے - اور ذلت کے مقاموں سے انہیں محفوظ رکھتا ہے - وہ ان کا متولی اور متعہد ہو جاتا ہے - وہ ان مشکلات میں جب کہ کوئی انسان کام نہیں آ سکتا ان کی مدد کرتا ہے - اور اس کی فوجیں ان کی حمایت کے لئے آتی ہیں - کس قدر شکر کا مقام ہے کہ ہمارا خدا کریم اور قادر خدا ہے - کیا تم ایسے عزیز کو چھوڑو گے؟ - کیا اپنے نفس ناپاک کے لئے اس کی حدود کو توڑ دو گے؟ ہمارے لئے اس کی رضامندی میں مرنا ناپاک زندگی سے بہتر ہے -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعرات ۲۹-جون ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 ملفوظات
4-00 طبی معاملات- فرسٹ ایڈ- ڈاکٹر مجیب الحق خان
4-25 اعلانات
4-30 اجتماع مئی ۱۹۹۵ء جرمنی سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا اختتامی خطاب
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈدی گلوب- ڈاکومنٹری
6-00 ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۶۵
7-05 نظم
7-10 چلڈرنز کارنر- کوئز پروگرام از لاہور اطفال بمقابلہ ناصرات
8-05 لقائع العرب
8-50 کل کے پروگرام

جمعہ ۳۰-جون ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- "حضرت مولوی محمد حسن صاحب"
5-00 خبریں
5-20 خطبہ جمعہ- لائیو- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
6-40 نظم
6-45 ملاقات- اردو بولنے والے دوستوں سے- (۲۹-جون ۱۹۹۵ء)
7-45 قصیدہ
7-50 لقائع العرب
8-50 کل کے پروگرام

ہفتہ- یکم جولائی ۱۹۹۵ء

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 یوروفائل- کینیڈین وکیل مسٹر پارے مہدی سے انٹرویو
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب
6-00 چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے ملاقات بتاریخ ۲۴- جون ۱۹۹۵ء
7-00 نظم
7-05 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی جرمن پروگرام (لجنہ اماء اللہ)- کوئز پروگرام حصہ چہارم
7-45 قصیدہ
7-50 لقائع العراب
8-50 کل کے پروگرام

اتوار ۲-جولائی ۱۹۹۵ء

3-30 تلاوت
3-45 حدیث بمعہ انگریزی ترجمہ
4-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- اختتامی خطاب- از حضرت امام احمدیہ الرابع- اجتماع (۲۸- مئی ۱۹۹۵ء)
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈدی گلوب- پروفائل
6-00 ملاقات- انگریز نمائندگان سے (۲۵- جون ۱۹۹۵ء)
7-00 نظم
7-05 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- لیڈ فرام لندن- از امیر صاحب یو کے-
7-30 کینیڈا اسپیکس- نوڈ فار تھاٹ- حصہ ششم
7-45 قصیدہ
7-50 لقائع العرب
8-50 کل کے پروگرام

سوموار 3-جولائی ۱۹۹۵ء

3-30 تلاوت
3-45 ملفوظات
4-00 یوروفائل- تقریر از مکرم نور احمد بولستاد (نارویجین) حصہ دوم
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب-
6-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس نمبر ۹۱
7-00 نظم
7-05 دلبر مرا یہی ہے- از چوہدری ہادی علی صاحب
7-30 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی جرمن پروگرام- احمدیت کا تعارف- قسط ۱۲
8-00 قصیدہ
8-10 لقائع العرب
8-50 کل کے پروگرام

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم ملک محمد اعظم صاحب دار العلوم وسطی ربوہ کی والدہ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ کی جگر کی نالیاں بند ہو گئی ہیں- نیز شدید یرقان ہو گیا ہے- جگر اور پتے میں سوزش پیدا ہو گئی ہے- حالت قابل فکر ہے- احباب کرام سے موصوفہ کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے-

○ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چودھری نبی احمد صاحب چیمہ (وفات یافتہ) گوٹھ رانی پور سندھ پاؤں پھسل جانے کی وجہ سے گر پڑیں- جس سے ٹانگ کی ہڈی کا فریکچر ہو گیا ہے- نواب شاہ ہسپتال میں داخل ہیں- احباب سے دعا کی درخواست ہے-

سانحہ ارتحال

○ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عطاء محمد صاحب علوی (وفات یافتہ) باندھی ضلع نواب شاہ سندھ بقضائے الٰہی مورخہ ۹۵-۶-۱۴ بروز بدھ انتقال کر گئیں- ان کی عمر ۷۳ سال کے قریب تھی- آپ موصیہ تھیں ان کی میت ربوہ لائی گئی- ۹۵-۶-۱۵ کو بعد عصر بیت مبارک میں جنازہ پڑھا گیا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب سیکرٹری حدیقۃ المبشرین نے دعا کروائی- احباب سے موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے-

ضروری اعلان

اپنے خط پر دائیں طرف اپنا پورا پتہ ضرور لکھا کریں- لفافہ بند کرکے اس کے اوپر اپنا پتہ لکھنا کافی نہیں-

(ادارہ)

الفضل کی قیمت میں اضافہ

بڑھتی ہوئی مہنگائی اور کاغذ کی قیمت میں غیر معمولی اضافہ کی وجہ سے جہاں ملک بھر کے اخبارات اپنی قیمتوں میں کئی ماہ قبل اضافہ کر چکے تھے- ابھی تک الفضل نے اضافہ نہ کیا تھا- لیکن کاغذ کی قیمت میں کمی نہ آنے کے باعث اور دیگر مختلف اشیاء میں مہنگائی کے برقرار رہنے بلکہ اضافہ ہو جانے کی وجہ سے مجبوراً الفضل کی قیمت میں صرف پچاس پیسے فی شمارہ اضافہ کیا جا رہا ہے- یکم جولائی سے الفضل کے نرخ درج ذیل ہونگے-

○ فی شمارہ 50-2 روپے ○ سالانہ 750 روپے
○ ششماہی 375 روپے ○ سہ ماہی 186 روپے
○ خطبہ نمبر 150 روپے
○ ممالک بیرون سے 750 + ڈاک خرچ (اس کی تفصیل الگ دی جائے گی)

(مینیجر الفضل - ربوہ)

بچوں کی ادویات

	قیمت	
DWARFISHNESS COURSE	120/-	چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE	40/-	بول بستری کورس
MITTI CHOUR COURSE	30/-	مٹی چھوڑ کورس
BABY QROWTH COURSE	45/-	بے بی گروتھ کورس
MARASMUS COURSE	75/-	سوکھا پن کورس
BABY TONIC	15/-	بے بی ٹانک
SLOW DENTITION CURE	20/-	آہستہ دانت نکالنا کیور
IRREGULER TEETH CURE	20/-	بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کیلئے معقول کمیشن
چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گولبازار- ربوہ پاکستان
فون آفس: 771 کلینک: 606
سیلز: 211283 فیکس: 212299

اپنا قیمتی وقت اور رقم کو ضائع نہ کریں
بس ایک بار بہترین رزلٹ والا بھاری میٹریل
ڈش انٹینا مناسب قیمت میں لگوائیں
پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت
اعلیٰ معیار ہماری پہچان
ہائی کوالٹی ڈش

گارنٹی شدہ
ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 211274

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات-
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی-
• زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں وسیم احمد
فون: دوکان: 837 گھر: 212175

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 28- جون-1995ء
گرمی کی شدت پھر سے بڑھ رہی ہے
درجہ حرارت کم از کم 31 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 43 درجے سنٹی گریڈ

○ حکومت نے قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف کی کراچی کے مسئلے پر پارلیمنٹ کا اجلاس بلانے کی تجویز مسترد کر دی ہے۔ مسٹر نواز شریف نے کہا تھا کہ پارلیمنٹ کا اجلاس بلانے کے لئے ہم اپنی قومی کانفرنس کو قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پارلیمنٹ کا اجلاس بلایا جائے تو ہم قومی اسمبلی میں کٹوتی کی تحریکیں ختم کر دیں گے۔ بجٹ پاس کرا دیں گے۔ اسیر ارکان کی رہائی کا مطالبہ بھی نہیں کریں گے۔ قومی اسمبلی میں کراچی کے مسئلے پر بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اشتیاق اظہر نے مجھے بتایا ہے کہ الطاف حسین نے الگ صوبے کی بات نہیں کی۔ کراچی میں اب پولیس فوج یا انتظامیہ سے مسائل حل نہیں ہوں گے۔ ہم سیاسی ڈائیلاگ کے لئے حکومت سے ہر طرح کا تعاون کریں گے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کراچی کے مسئلہ پر پارلیمنٹ کا اجلاس بلانے کا مطالبہ مسترد کرتے ہوئے کہا کہ اپوزیشن خواہ مخواہ ضد اور ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ انہوں نے پیشکش کی کہ حکومت کراچی کی صورت حال کے بارے میں قومی اسمبلی کا بند کمرے میں اجلاس بلانے کو تیار ہے۔ وفاقی وزیر سید خورشید شاہ نے کہا کہ میں قائد حزب اختلاف کو یقین دلاتا ہوں کہ کراچی کے مسئلے پر وہ جب چاہیں حکومت قومی اسمبلی کا اجلاس بلانے کو تیار ہے۔ مگر پارلیمنٹ کا اجلاس نہیں بلایا جائے گا۔

○ مسلم لیگ (ج) کے رکن میر ظفر اللہ جمالی کی طرف سے زرعی ٹیکس میں اضافے اور سیلز ٹیکس افسروں کے اختیارات بڑھانے سے متعلقہ ترامیم کو کثرت رائے سے قومی اسمبلی نے مسترد کر دیا۔ اس دوران حکومتی ترامیم منظور کر لی گئیں۔

○ پنجاب اسمبلی میں بھی آئندہ مالی سال کے لئے بجٹ منظور کر لیا گیا۔ اپوزیشن نے واک آؤٹ کیا۔ سپیکر نے کراچی کی صورت حال اور پنجاب پولیس کو کراچی بھیجنے کے مسئلے پر بحث کی اجازت دینے سے انکار کیا تو اپوزیشن ارکان ایوان سے اٹھ کر چلے گئے۔ واک آؤٹ کے وقت سرکاری ارکان نے آواز لگائی دہشت گردوں کے ساتھی بھاگ گئے۔ اپوزیشن ارکان نے لوٹا۔ لوٹا کے نعرے لگائے۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے کہا ہے کہ قومی رہنما آگے بڑھیں۔ پاکستان کو بچائیں۔ ورنہ ہر تدبیر بے سود ہو جائے گی۔ مہاجروں کی دادرسی کریں انہیں حکومتی مظالم سے نجات دلائیں۔ مہاجروں کے زخموں پر مرہم رکھیں۔ ان کو اکیلا نہ چھوڑیں۔ ہمارے رہنماؤں اور ہمدردوں کے ساتھ جو سلوک ہو رہا ہے عوام اسے کب تک برداشت کریں گے۔ ہمارے ساتھ مفتوحہ قوم سے بھی بدتر سلوک ہو رہا ہے۔ پاکستان بھر میں سینکڑوں رہنما اور کارکن گرفتار کئے جا چکے ہیں حکومت انہیں عدالتوں میں پیش کر رہی ہے نہ بتا رہی ہے کہ وہ کہاں ہیں۔ مسٹر الطاف حسین نے یہ باتیں قومی رہنماؤں کے نام ایک خط میں بتائی ہیں۔

○ کراچی میں تین روزہ سوگ کے بعد حالات قدرے بہتر ہو گئے ہیں چنانچہ تین روزہ سوگ کے اگلے روز صرف ۸ افراد ہلاک ہوئے۔ مرنے والوں میں ایک پولیس اہلکار بھی شامل ہے۔ دو افراد کی لاشیں گل بہار کے علاقے میں بوریوں میں بند کر کے پھینک دی گئیں۔ ایک لاش پر تحریر تھا "مخبری کا انجام" اورنگی ٹاؤن میں دونوں مسلح گروپوں میں سخت کشیدگی ہے۔ مورچہ بند نوجوان مسلسل فائرنگ کر رہے ہیں۔

○ الطاف حسین کو برطانیہ سے دہشت گرد قرار دلوانے کی کوششیں شروع ہو گئیں۔ دفتر خارجہ کی لیگل برانچ نے ایم کیو ایم کے قائد کی گرفتاری کے لئے مختلف پہلوؤں پر کام شروع کر دیا۔ رات بھر دستاویزات تیار کی جاتی رہیں۔ کسی بھی مجرم کی گرفتاری انٹرپول کے ذریعے ہو سکتی ہے۔

○ کراچی میں ایم کیو ایم کے الٹی میٹم کی مدت قریب آنے پر شہر میں سناٹا چھا گیا۔ پولیس اور رینجرز نے حفاظتی چوکیاں خالی کر دیں۔ اہل خانہ محفوظ جگہوں پر پہنچا دیئے گئے۔ لوگ گھروں میں محصور ہو گئے۔ صبح سے ہی فائرنگ شروع ہو گئی جو کئی گھنٹوں تک جاری رہی۔ صوبہ سندھ کے کئی علاقوں میں کاروبار معطل رہا۔

○ ایم کیو ایم کے الطاف حسین نے کہا ہے کہ ہم اپنے الٹی میٹم کے چھ نکات تسلیم ہونے تک ہفتہ میں دو بار جمعہ اور ہفتہ کو احتجاج کریں گے۔ عوام سے اپیل کریں گے کہ وہ کاروبار ٹرانسپورٹ دو روز بند رکھیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ احتجاج اور ہڑتالیں پر امن ہوں گی۔

SHAHAB EXPRESS
(WORLDWIDE TRAVEL SERVICE)
AKBAR PLAZA- G-10 - MARKAZ ISLAMABAD
TEL: 051 - 294342 - 290206
(سستے ٹکٹوں کیلئے ہم سے رابطہ کریں)

لندن کی سستی ٹکٹوں کے لئے لاہور میں آپ کی اپنی ٹریول ایجنسی
Galaxy Travel Services (PVT) LtD
3-Transport House Egerton Road Lahore
Tel : 6310449 ,6366588 ,6367099

قدیمی • اولین • شہرۂ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نند پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 54634

ہر گھر میں ہر وقت رکھنے کی دوا
گیس ٹربل۔ قبض۔ بدہضمی۔ کمی بھوک
ہاضمون رجسٹرڈ
خط لکھ کر بذریعہ ڈاک طلب کریں
نصرت دواخانہ ربوہ
خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں

Contact
DAUD AHMED NASIR
ARTIST
SHOW® LINE
NEON SIGN,
PLASTIC SIGN.
HOARDINGS BOARD,
BANNERS,
SCREEN PRINTING
TEL : 042 - 7584166
57 - FEROZEPUR ROAD ICHRA ADDA LAHORE

اعتماد کا نام
بہترین میٹریل اور شاندار رزلٹ کیلئے
الطاہر سیٹلائٹ سسٹم
اقصیٰ روڈ بوٹا مارکیٹ ربوہ
فون : EX : 211806

اسلام آباد، لاہور، کراچی میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمیر ایسوسی ایٹس
وڈایچ پلازا ایف ۱۰ مرکز اسلام آباد
فون : 291578
291579

اکسیر موٹاپا 30/-
ہمدرد نسواں (سیمیا لوکوریا) 20/-
دوائی مفضل الٰہی برائے اولاد نرینہ 150/-
زوجام عشق 600/-
اکسیر لیکوریا کیپسول 30/-
کلین اپ 20/-
سفوف اکسیر شوگر 30/-
جدید دواخانہ خدمت خلق
گول بازار- ربوہ فون: 659